کہتا ہوں سچ کہ

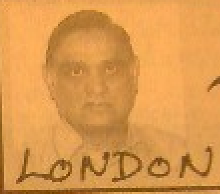

ثروت اقبال

LONDON

ڈاکٹر تقی عابدی، شخصیت، فن اور تحقیق کے حوالے سے

گزشتہ دنوں ڈاکٹر تقی عابدی مرزا دبیر کی دو سو سالہ یادگار کے سلسلے میں ہونے والے سیمینار میں شرکت کیلئے جب لندن تشریف لائے تو میں نے ایک مقامی ریڈیو اسٹیشن پر نشر کرنے کی غرض سے ان کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اس وقت تو یہی خیال تھا کہ یہ صرف ایک انٹرویو ہے لیکن ان کی گفتگو میں اتنی معلومات تھیں کہ ان کے بارے میں کچھ لکھنا میرا اخلاقی فرض بن گیا اور یہ مضمون اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ڈاکٹر تقی عابدی پیشے کے اعتبار سے تو میڈیکل ڈاکٹر ہیں لیکن انہوں نے میر انیس پر اتنا کام کیا ہے کہ وہ کم از کم ایک پی ایچ ڈی کے بھی مستحق ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اردو زبان کی خدمت میں جتنا وقت صرف کیا ہے اور جس لگن سے کام کیا ہے۔ اتنا تو انہوں نے اپنے اصل پیشے کیلئے بھی نہیں کیا ہے۔ ڈاکٹر تقی کا فطری رجحان ادب ہے۔ بچپن سال سے ان کا شوق وہ فانی ادب رہا ہے۔ ڈاکٹر تقی عابدی کی بارہ تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ "تجزیہ یادگار میر انیس" ہے جس کی تیاری میں پانچ سال کا وقت صرف ہوا اور جو ساڑھے سات سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ پروفیسر نیر مسعود کا کہنا ہے کہ اس کتاب سے دھیرے دھیرے کئی دہائیوں کے بعد لوگ آشنا ہوں گے۔

تجزیہ یادگار میر انیس میں ڈاکٹر تقی عابدی نے مغربی طرز اور ایرانی رجحانات سے فائدہ اٹھایا ہے اس تحقیق میں انہوں نے میر انیس کے ایک مرثیے کے ہر شعر کا حرف بحرف شاعر کے افکار و تخیل کا جائزہ لیا ہے اور اس طرح حرف نگاری اور شاعر کے دماغ کا بھی تجزیہ کیا ہے اس طرح کی عمیق تحقیق کی اردو میں مثال نہیں ملتی ہے۔

میر انیس ایک فطری شاعر ہیں ان کی شاعری میں غزل کا تغزل مثنوی کی سلاست آشوب شہر کا ذکر رزمیہ نظم کا جوش اور بزم کی ساری رنگینیاں اور رباعی کی پند نصیحت شامل ہیں۔ مجالس میں اور ریڈیو پر صرف میر انیس کے مرثیوں کے دو ایک بند سنائے جاتے ہیں جس سے میر انیس کے فن شاعری کا پورا ادراک نہیں ہوتا ہے۔ اگر میر صاحب کا مرثیہ ابتدا سے آخر تک پڑھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ میر صاحب کی شاعری میں منظر نگاری کیا ہے واقعہ کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ بزم کی رنگینیاں کیا ہیں رزم کا جوش کیا ہے محاسن زبان کیا ہیں اور ان باتوں کا اندازہ ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب "تجزیہ یادگار میر انیس" کو پڑھ کر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے صرف میر ببر علی انیس پر بہت بڑا تحقیقاتی کام کیا ہے بلکہ خانوادہ میر انیس کے آخری شاعر سلطان صاحب رضی حیدر فرید لکھنوی کا کلام اکٹھا کر کے اسے "اظہار حق" کے نام سے کتابی صورت میں مرتب کیا ہے۔ سلطان صاحب رضی حیدر فرید لکھنوی گلستان میر انیس کی آخری بہار تھے یہ میر انیس کے منجھلے بھائی میر مہر علی انس کے پڑپوتے تھے۔ ان کا کلام ستر برس سے بستوں میں بند پڑا ہوا تھا ڈاکٹر تقی عابدی نے اسے سلطان صاحب فرید کے رشتہ داروں سے اکٹھا کر کے کتابی شکل دی۔ "اظہار حق" میں فرید لکھنوی کے پندرہ سلام پندرہ مراثی اور 38 رباعیات شامل ہیں اس کے علاوہ پچاس صفحات پر مشتمل مضمون میں فرید لکھنوی کے فن اور شخصیت پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔ "اظہار حق" شمالی امریکہ میں شائع ہونے والی کتابوں میں ضخیم ترین اردو کتاب ہے اس کی ترتیب و اشاعت کا سہرا بھی ڈاکٹر تقی عابدی کے سر ہے۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے اردو کے بے شمار مخطوطات بھی جمع کئے ہیں ان میں بہت سے نایاب نسخے بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس 1382 مخطوطات ہیں جو ان کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہیں جو کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں ہے۔ یہ مخطوطات انہوں نے تیس سال کی جدوجہد اور کثیر سرمایہ خرچ کر کے حاصل کئے ہیں۔ ڈاکٹر عابدی نے بتایا کہ ان مخطوطات کے تحفظ کیلئے انہوں نے ایک ٹرسٹ بنایا ہے جو ان کے انتقال کے بعد ان مخطوطات کو کینیڈا کی کسی بڑی لائبریری کے سپرد کر دے گی۔

ڈاکٹر عابدی نے یہ بھی بتایا کہ اکثر مرثیے لاپرواہی اور تیزی سے لکھے گئے ہیں جن کی غلطیاں ان مخطوط مخطوطات کے مطالعے سے صحیح کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "تجزیہ یادگار میر انیس" میں مرثیے کی اغلاط کی تصحیح ان مخطوطات کی مدد سے کی ہے۔ مجھے ڈاکٹر عابدی کے پاس چند نادر مخطوطات دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا جو ہمارے ادب کا ایک قیمتی ورثہ ہیں۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے علامہ اقبال کے عرفانی زاویے پر ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے اس کتاب میں بعض ایسے نکات کے حوالے سے بحث کی ہے جو اس سے پہلے کسی اور نے نہیں کی ہے انہوں نے اس کتاب میں علامہ صاحب کی شخصیت ان کے فلسفے اور قوت تخیل کے مختلف زاویوں سے پیش کیا ہے اس سلسلے میں ڈاکٹر تقی عابدی نے علامہ صاحب کی فارسی شاعری جس سے اردو دان ابھی طرح واقف نہیں ہے سے بھی نئے زاویے اخذ کئے ہیں۔

انشاء اللہ خان انشا اردو کے ایک شیریں بیاں شاعر گزرے ہیں جنہیں لوگ آہستہ آہستہ بھولتے جا رہے ہیں ڈاکٹر تقی عابدی نے انشاء اللہ انشا کی حیات شخصیت اور فن کے حوالے سے ایک بڑی اچھی ان کی تصنیفات کے علاوہ ڈاکٹر تقی عابدی نے "عروض سخن" کے عنوان سے اردو کے اٹھارہ مشہور شعرا کے بارے میں بھی ایک کتاب لکھی ہے اس کے علاوہ انہوں نے 13 غیر معروف شاعروں ہستیوں کے بارے میں "ذکر دربار" کے عنوان سے بھی ایک کتاب لکھی ہے۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے "مسدس شہر آشوب" "رموز شاعری" کے عنوان سے فن عروض پر جو کتاب لکھی ہے وہ نئے شعرا کیلئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کے بارے میں شان الحق حقی کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس سے زیادہ آسان زبان میں عروض پر کوئی کتاب نہیں دیکھی ہے۔

ڈاکٹر تقی عابدی شاعر بھی ہیں ان کے کلام کے مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر تقی عابدی اپنی ذات میں اتنی صلاحیتوں کے حامل ہیں کہ ایک فرد نہیں بلکہ پورا ایک ادارہ ہیں۔ دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ دیکھئے آگے چل کر وہ کیا کیا کارنامے سر انجام دیتے ہیں۔ جن سے اردو ادب کو بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

صحافت ۱۶ فروری ۲۰۰۳ء

شیعہ پی جی کالج میں ڈاکٹر تقی عابدی (کناڈا) کی کتاب "تجزیہ یادگار انیس" کا رسم اجرا کرتے ہوئے راجہ محمد
امیر محمد خاں محمود آباد۔ اس موقع پر پروفیسر نیر مسعود، مولانا حمید الحسن، مولانا مرزا محمد اطہر موجود ہیں۔ (اسلم)

مرزا سلامت علی دبیر

ڈاکٹر سید تقی عابدی

۳۰ شمارہ ۳

نیویارک میں ڈاکٹر تقی عابدی کی شاہکار تصنیف "تجزیہ یادگار انیس" کی پذیرائی

خصوصی رپورٹ

گزشتہ ہفتہ معصومین سکول نیویارک میں ایک خوبصورت محفل پذیرائی منعقد کی گئی جس کی صدارت نیویارک کی مشہور ادبی شخصیات اور تجربہ کار وکیل جناب ساجد جعفری نے کی۔ ڈاکٹر تقی عابدی مصنف یادگار تجزیہ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب پذیرائی میں نیویارک کے علمی اور شعری حلقوں سے تعلق رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریب کا افتتاح جناب سعید کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد جناب احتشام نقوی اور ساتھیوں نے انیس کے شاہکار مرثیہ "جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے" کے چند بندوں کی سوز خوانی کے ساتھ پیش کیا۔ ناظم جلسہ آغا جعفری جو معصومین سکول کے چیئرمین بھی ہیں نے خطبہ نظامت میں ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب کی افادیت اور ان کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی اور صدر ساجد جعفری مہمان خصوصی ڈاکٹر تقی عابدی اور مہمان اعزازی خلیل الرحمان کے ساتھ حجت الاسلام مولانا نعیم حجت الاسلام مولانا شیخ سرور اور آسٹن سے آئے ہوئے مہمان ڈاکٹر حسن اختر کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ نیویارک کے اہل علم خاندان سے وابستہ کالم نگار اور صحافی احتشام کاظمی نے ایک پر مغز اور خوبصورت مقالہ پیش کیا جو ان کے خاص انداز بیان کے ساتھ ساتھ تجزیہ پر ایک ادبی دستاویز کی کیفیت کا حامل تھا۔ انہوں نے ڈاکٹر تقی عابدی کی تصنیف کو ان کا عظیم کارنامہ قرار دیا جس نے انیس امر کر دیا۔ نیویارک کے شاعر صحافی اور کالم نگار جناب نسیم اختر نے ایک مفصل گفتگو کی اور تجزیہ کے کئی اہم حصوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تجزیہ کو علامہ شبلی کے موازنہ انیس و دبیر کے بعد سب سے عظیم تصنیف قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب میں مغربی طرز کے استفادہ اور تاثرات اور لفظ بندی کی تحلیل و تشریح موجود ہے جو آج تک اس طریقے پر نہیں کی گئی تھی یہ ڈاکٹر عابدی کی معجز بیانی ہے اور یہ ان کا شاہکار ہے۔ نیویارک کے صحافی شاعر اور کالم نویس واصف حسین نے صنف مرثیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے تجزیہ کو ایک بالکل مختلف ادبی شاہکار بتایا جس سے مدتوں اردو شعر و ادب کو مدد ملتی رہے گی۔ کتاب میں میر انیس کی عظمت فن اور ان کے کلام کے محاسن کی نشاندہی ادبیات کے طالب علموں کے لئے ایک نعمت ہے۔ حجت الاسلام مولانا نعیم الحسین صاحب جو ممتاز خطیب اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر ادبیات شمار کئے جاتے ہیں نے تقی عابدی کی شخصیت اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انیس کے کلام پر ایک خوبصورت گفتگو کی اور تجزیہ کو اس صدی کی ضرورت بتائی جس سے انیس شناسی کے لئے نئے دروازے کھلے ہیں۔ ممتاز کالم نگار اور شاعر وکیل انصاری نے تقی عابدی کے اس عظیم کارنامے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے تجزیہ پر ایک عمدہ گفتگو کی اور کہا کہ صاحب تصنیف ڈاکٹر عابدی اپنی مصروف زندگی میں اپنا ہر لمحہ ادب کی خدمت اور اردو شعر و ادب کے گیسوئے پریشان کو سنوارنے میں صرف کر دیے ہیں۔ جناب خورشید رضا زیدی جو السنیات کے ماہر اور وسیع مطالعہ کے حامل ہیں اس کتاب کے مختلف گوشوں پر عالمانہ گفتگو کر کے اس کلام کو معجز بیانی بتایا۔ نیویارک کے مشہور طبیب ڈاکٹر منصور مرزا نے صاحب تصنیف کے اس کام کو قطعی جدید بتایا اور تجزیہ کو مرثیے کا کلام بازوں سے باہر عوام تک رسائی کا مثبت قدم بتایا۔ اردو کانفرنس کے مدیر اعلیٰ خلیل الرحمان نے محفل کی خوب صورتی اور تقی عابدی کے ادبی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ صرف یہی کتاب نہیں بلکہ تقی عابدی 15 سال سے اردو کانفرنس میں خصوصی ادبی مضامین لکھ کر شمالی امریکہ میں اردو کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ناظر زیدی سابق پروفیسر اردو فارسی پنجاب یونیورسٹی نے کلام انیس پر مفصل روشنی ڈالی اور اپنے خاص انداز میں ثابت کیا کہ اردو شاعری کی رونق انیس کے کلام سے باقی ہے اور انیس کے ساتھ ناانصافی اردو ادب پر ظلم ہے۔

☆انیس کی شاعری اردو شعر و ادب کی رونق' پروفیسر سید ناظر حسین زیدی

☆انیس کی شاعری اردو شعر و ادب کی رونق' پروفیسر سید ناظر حسین زیدی

☆علامہ شبلی کے موازنہ انیس و دبیر کے بعد تجزیہ دوسری عظیم تصنیف۔ نسیم اختر

☆تجزیہ یادگار انیس ایک کامیاب ادبی تجربہ' واصف حسین'

تجزیہ تقی عابدی کی ادبی خدمات کی روشن دلیل' وکیل انصاری

☆آغا شوکت جعفری چیئرمین معصومین اسلامک سکول نے نظامت کی

آسٹن سے تشریف لائے ہوئے مہمان ڈاکٹر حسن اختر نے عابدی صاحب کی عرق ریزی اور گراں تصنیف کو اردو ادب کی خوش بختی بتایا۔ تقریب میں جناب محسن نقوی صاحب مدیر کمیونٹی نیوز جو ادبیات بھی شمار کئے جاتے ہیں انگریزی اور اردو میں تقی عابدی کی اس شاہکار تصنیف کی تعریف کرتے ہوئے اپنے خاص لہجہ میں کلام انیس پر روشنی ڈالی اور سامعین کو محظوظ کیا۔ اس تقریب میں آغا طاہر بھائی نے بھی کلام انیس اور تصنیف پر مثبت گفتگو کی۔

محفل کے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید تقی عابدی نے تجزیہ یادگار انیس جو اب عالمی شہرت کی حامل ہے انیس کے فن کی عظمت اور ان کی چار پانچ سالہ محنت کا صلہ بتایا۔ انہوں نے کہا تجزیہ ایک نیا ادبی تجربہ ہے جس میں مغربی طرز کی تحقیق اور فارسی کی جھلک نمایاں ہے۔ اس تجزیہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہر شعر کو اکائی جان کر پھر ہر بند کو پورے مرثیہ کو اکائی جان کر اس کی تشریح کی گئی ہے جس کی وجہ سے اس میں Three Dimention view سے بعدی نکات کا مطالعہ ہوا ہے۔ میر انیس کے صرف ایک مرثیہ میں علم بیان کے محاسن "علم بدیع کے صنائع" روزمرہ محاورات ڈھائی ہزار سے زیادہ ہیں جنہیں جدول اور اشعار کے مقابل بتایا گیا ہے۔ تشبیہات کی 42 قسمیں ہیں اور ان کے استعمال صرف ایک ہی مرثیہ سے دیے گئے ہیں ڈاکٹر عابدی نے بتایا

اگر میر انیس کے صرف ایک مرثیے میں اتنی قدر... خوبصورتی موجود ہے تو ان کے 213 مرثیے 113 سلام... 586 رباعیات میں کس قدر اردو ادب کے ارتقائی... موجود ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس لئے میر... اردو کے ارتقائی جائزے کے لئے لازم بتایا۔ جناب... خطبہ صدارت میں تقی عابدی کی محنت اور کوششوں... اور انیس کو اردو کا خدائے سخن بتایا۔ اس طرح یہ... اختتام پذیر ہوئی۔

ذوالفقار

جلد 34 یکم مئی 2005 بمطابق 21 ربیع الاول 1426ھ شمارہ 21

ذوالفقار پشاور

یکم مئی 2005ء

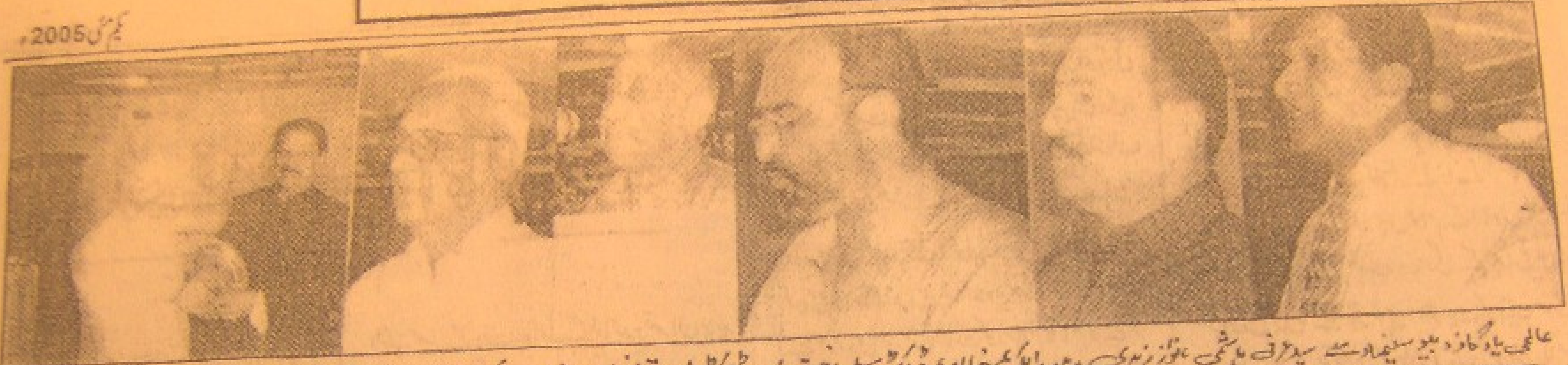

عالمی یادگار دبیر سیمینار سے سید عرفی ہاشمی، نواز زیدی، عبدالکریم خالد، ڈاکٹر سلیم اختر اور ڈاکٹر طاہر تونسوی خطاب کر رہے ہیں، جبکہ ڈاکٹر تقی عابدی کو تہنیتی نقاد کی شیلڈ دی جا رہی ہے

عالمی مجلس ادب پاکستان کے زیر اہتمام مرزا دبیر پر عالمی سیمینار کا انعقاد کیا گیا

لاہور (نامہ نگار) گزشتہ ہفتہ عالمی مجلس ادب پاکستان کے زیر اہتمام مرزا سلامت علی دبیر کی یاد میں ایک عالمی سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت انتظار حسین نے کی، ڈاکٹر سلیم اختر مہمان خصوصی تھے جبکہ کینیڈا سے تشریف لائے ہوئے ڈاکٹر تقی عابدی نے خصوصی خطاب کیا۔ تقریب کے آغاز میں عالمی مجلس ادب کے چیئرمین ڈاکٹر شبیہ الحسن نے اس سیمینار کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عصر حاضر میں دبیر فہمی اور دبیر شناسی کی بے حد ضروری ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم، ڈاکٹر طاہر تونسوی، ڈاکٹر اجمل نیازی، ڈاکٹر نواز زیدی اور ڈاکٹر عباس رضا نے اپنے مقالات میں ڈاکٹر تقی عابدی کی مرزا دبیر پر لکھی گئی چھ کتابوں پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر سلیم اختر نے کہا کہ ڈاکٹر تقی عابدی نے مختلف موضوعات پر جو کام کیا ہے وہ لائق صد تحسین اور قابل فخر ہے۔ تقریب کے صدر انتظار حسین نے کہا کہ ڈاکٹر تقی عابدی نے بڑے سلیقے سے مرزا دبیر کو مرثیہ شناسوں سے روشناس کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقی عابدی ایک شخص نہیں بلکہ ایک ادارہ کا نام ہے۔ آخر میں ڈاکٹر تقی عابدی نے کہا کہ انہوں نے مرزا سلامت علی دبیر کے کلام کو بائیس جلدوں میں مرتب کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی جلدیں بھی اسی برس شائع ہو جائیں گی۔ آخر میں عرفی ہاشمی نے عالمی مجلس ادب کی جانب سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پیک سلوشن ادبی سوسائٹی کی جانب سے ڈاکٹر تقی عابدی کو بہترین نقاد کی شیلڈ پیش کی گئی۔ لاہور کی نمائندہ ادبی تنظیموں نے ڈاکٹر تقی عابدی کو تحائف پیش کیے اور آخر میں ڈاکٹر تقی عابدی کی جانب سے حاضری کو مرزا دبیر کی یادگار کتب پیش کی گئیں۔ حاضرین کی ایک بڑی تعداد نے اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

Lahore & Ms... 5/5/20

दैनिक जागरण

मूल्य 3.00 रुपए | लखनऊ, शनिवार, 15 फरवरी, 2003

शिया कालेज में हुई गोष्ठी में मौजूद शिक्षक व अन्य अतिथि

मीर अनीस ने उर्दू को काफी कुछ दिया

लखनऊ, 14 फरवरी (सं.सू.)। शिया कालेज के विक्टोरिया स्ट्रीट परिसर में शायर मीर अनीस की याद में एक गोष्ठी हुई। जिसकी अध्यक्षता लखनऊ विश्वविद्यालय कुलपति प्रो. एस.बी. सिंह ने की। शुरुआत तिलावत-ए-कलाम पाक से हुई। इस मौके पर मौलाना मिर्जा मुहम्मद अतहर ने कहा कि मीर अनीस ने उर्दू साहित्य में काफी काम किया है। मीर अनीस के बगैर उर्दू ऐसे होगी जैसे दिल के बगैर शरीर। डा. तकी अली आब्दी, जो कि कनाडा से आये थे ने कहा कि जैसे इकबाल की कर्म भूमि लाहौर है वैसे ही मीर अनीस की कर्म भूमि लखनऊ है। उन्होंने लखनऊ विश्वविद्यालय के कुलपति से मांग की कि वह अपने विश्वविद्यालय में अनीस पर काम को बढ़ावा दें और टैगोर पुस्तकालय में मीर अनीस की किताब रखें। इस मौके पर मौलाना अशफाक, मौलाना याकूब, मौलाना तकी आदि मौजूद थे। प्राचार्य आगा मुहम्मद बाकर ने स्वागत किया।

दैनिक जागरण

लखनऊ, रविवार, 16 फरवरी, 2003

अनीस के मर्सिये आम जुबान में

संवाद सूत्र

लखनऊ, 15 फरवरी। उर्दू के शायर मीर अनीस के मर्सिये आम जुबान में हैं और लखनऊ की गंगा-जमुनी तहजीब के जीते जागते नमूने हैं। यह अपने आप में एक करामात (चमत्कार) है कि एक ऐसा इंसान जिसका पेशा डाक्टरी हो और वह मीर अनीस पर काम करे। यह बात मौलाना मिर्जा मुहम्मद अतहर ने शिया कालेज के खलीकुज्जमां हाल में मीर अनीस पर आयोजित गोष्ठी में कही।

मौलाना ने कहा कि मीर अनीस ने उर्दू की बड़ी खिदमत की है और यह अनीस ही काम है कि आज मर्सिये की कद्र बाद मुहम्मद अमीर मुहम्मद खान ने कहा कि तकी अली आब्दी ने मीर अनीस के मर्सियों की व्याख्या करके बहुत बड़ा काम किया है। उन्होंने इतनी आसान जुबान में मर्सिये कहे हैं जिसकी मिसाल नहीं मिल सकती है।

मुहम्मद अमीर मुहम्मद ने डा. तकी अली आब्दी की पुस्तक जब कता की [illegible] शबे आफताब ने की रस्मे इजरा भी विमोचन किया। गोष्ठी में मौलाना हमीदुल हसन मौलाना यासूब, मौलाना जहीर इफ्तेखारी मुस्तफाबादी आदि मौजूद थे। गोष्ठी की निजामत मुजफ्फर जैन पुरी ने की। लोगों का शुक्रिया आगा बाकर ने अदा किया।

انیس اور دبیر

[illegible]

[illegible]

پروفیسر جنک پانڈے

الٰہ آباد یونیورسٹی
الٰہ آباد

خواتین، حضرات اور دوستو

میرے لئے یہ بے حد خوشی کا موقع ہے کہ میں ایک ایسی شخصیت کی ادبی تخلیق سے آپ کو ایسے شخص سے متعارف کرا رہا ہوں جو رہتے تو کناڈا میں ہیں مگر ان کا دل ہر پل ہندوستان کے لئے دھڑکتا ہے ان کے سلسلے میں اقبال کا یہ شعر پوری طور پر معنی خیز ہے:

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو ہمیں وہیں پر دل ہو جہاں ہمارا

یہ شعر ڈاکٹر تقی عابدی کے لئے صد فی صد صحیح ہے۔ کناڈا میں رہتے ہوئے انھوں نے نہ تو حیدرآباد کو بھلایا اور نہ ہی ہندوستانی تہذیب اور ادب کو۔ خاص طور سے آپ اردو ادب سے جڑے رہے۔ ریسرچ کا وہ کام جسے کئی لوگ مل کر پورا نہیں کر سکتے ڈاکٹر عابدی نے اکیلے پورا کیا ہے۔ میر انیس اور مرزا دبیر پر ان کی بلند پایہ کتابیں ہیں اور اب تک جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ چودہ تحقیقی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ اُن کو مرثیہ سے بے حد دلچسپی ہے جو عشق کی حد تک ہے۔

'کائنات نجم' یعنی 'نجم کی دنیا' ایسی کتاب ہے جس میں مشہور شاعر علامہ نجم آفندی کی غزلیں، قطعات، نوحے، سلام وغیرہ جمع کئے گئے ہیں۔ ضخامت کے مد نظر اسے دو جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے جلد میں ۹۴۴ صفحے اور دوسری جلدوں میں ۸۰۴ صفحات ہیں۔ نجم آفندی کا تعلق حیدرآباد (آندھرا پردیش) سے تھا۔ انھوں نے ۱۹۵ غزلیں لکھیں ہیں جو اس کتاب میں موجود ہیں۔

نجم صاحب ۱۸۹۳ء میں ہمارے اتر پردیش صوبہ میں پیدا ہوئے اور ان کے بزرگ (جد) حیدرآباد میں رہے۔ پہلے آگرہ گئے پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ حیدرآباد گئے۔ ان کا انتقال ۱۹۷۵ء میں ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ بڑا آدمی میری نظروں سے اوجھل تو ہو جاتا ہے، مگر وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس کے اعمال اسے زندۂ جاوید کرتے ہیں۔ نجم صاحب اپنی شاعری کی بدولت ہمیشہ زندہ رہیں

प्रो० जनक पाण्डेय

इलाहाबाद विश्वविद्यालय
इलाहाबाद

देवियो, सज्जनो और दोस्तो,

मेरे लिए यह अपार खुशी का अवसर है कि मैं एक ऐसे व्यक्तित्व की साहित्यिक रचना से आप सभी को परिचित करा रहा हूँ, जो रहते तो कनाडा में है मगर इनका दिल हर पल हिन्दुस्तान के लिए धड़कता है। इनके सम्बन्ध में इकबाल द्वारा रचित ये पंक्तियाँ पूर्णतः सार्थक हैं :–

गुर्बत में हों अगर हम, रहता है दिल वतन में।
समझो हमें वहीं पर, दिल हो जहाँ हमारा।।

यह पंक्ति डा० तकी आब्दी के लिए सत–प्रतिशत सही है। कनाडा में रहते हुए उन्होंने न तो हैदराबाद को भुलाया और न ही भारतीय सभ्यता और साहित्य को। विशेष रूप से आप उर्दू साहित्य से जुड़े रहे। शोध का वह कार्य जिसे कई लोग मिलकर पूर्ण नहीं कर सकते डा० आब्दी ने अकेले पूरा किया है। मीर अनीस और मिर्जा दबीर पर उनकी उच्च स्तर की मूल्यवान पुस्तकें हैं और अब तक जैसा कि मुझे बताया गया है कि चौदह शोध पुस्तकें लिख चुके हैं। उनको मर्सिया (शोक साहित्य) जो उर्दू सहित्य की एक धारा (Form of Poetry) है से अत्यन्त रूचि है जो इश्क की हद तक है।

"कायनाते नज्म" अर्थात् "नज्म की दुनिया" ऐसी पुस्तक है जिसमें प्रसिद्ध कवि अल्लामा नज्म आफन्दी द्वारा रचित काव्य (गज़ल, मर्सिया, क़ता, नौहे, सलाम आदि) संग्रह है। वाचन में सुविधा को ध्यानगत रखते हुए इन्होंने इसे दो भागों में बाँट दिया है– प्रथम भाग में ६४४ पेज तथा द्वितीय भाग में ८०४ पेज हैं। "नज्म आफन्दी" का सम्बन्ध हैदराबाद (आंध्र प्रदेश) से था, इन्होंने १६५ गज़लें लिखी हैं जो इस पुस्तक में मौजूद हैं।

"नज्म" साहब १८६३ई० में हमारे उत्तर प्रदेश प्रान्त में पैदा हुए और इनके वंशज हैदराबाद में रहे. पहले आगरा गए फिर अपने पिता के साथ हैदराबाद गए। इनका अन्ताकाल १६७५ ई० में हुआ।

कहा जाता है कि महान व्यक्ति हमारी दृष्टि से ओझल तो हो जाता है, मगर वह सदैव जीवित रहता है उसकी कृति उसे अमर करती है। "नज्म साहब" अपनी शायरी के बदौलत सदैव जीवित रहेंगे। वह देश के स्वतंत्रा आन्दोलन से

اتر پردیش کا پہلا اردو شام نامہ

عام لوگوں کا خاص اخبار

روزنامہ **لشکر** لکھنؤ

The Lashkar Daily Urdu Eveninger

جلد۱: شمارہ نمبر ۱۹۵۔ جمعرات ۲۴ مارچ ۲۰۰۵ء مطابق ۱۳ ر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ قیمت ایک روپیہ صفحات ۴

Thursday 24 March 2005 Price : Re. 1Four Pages

مشہور ادیب ڈاکٹر تقی عابدی کی ہندوستان آمد

لکھنؤ۔ اردو کے مشہور معروف نقاد محقق اور ادیب ڈاکٹر سید تقی عابدی ہندوستان کے دورے پر ہیں۔ آج وہ ریاستی راجدھانی پہونچے جہاں ان کا استقبال اتر پردیش وقف بورڈ کے ممبر علی اکبر ایڈوکیٹ نے کیا۔ تقی عابدی کناڈا میں مقیم ہیں اور پیشے سے دل کے سرجن ہیں لیکن ان کو اردو ادب میں بلند مقام حاصل ہے اور اپنے دور کے مشہور مرثیہ نگار میر انیس، مرزا دبیر کے مراثی پر تقریباً دس کتابیں تحریر کر چکے ہیں۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور حیدرآباد، برطانیہ، امریکہ اور کناڈا میں میڈیکل سائنسز کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ڈاکٹر عابدی کا ذوق شاعری اور ادبی تحقیقات

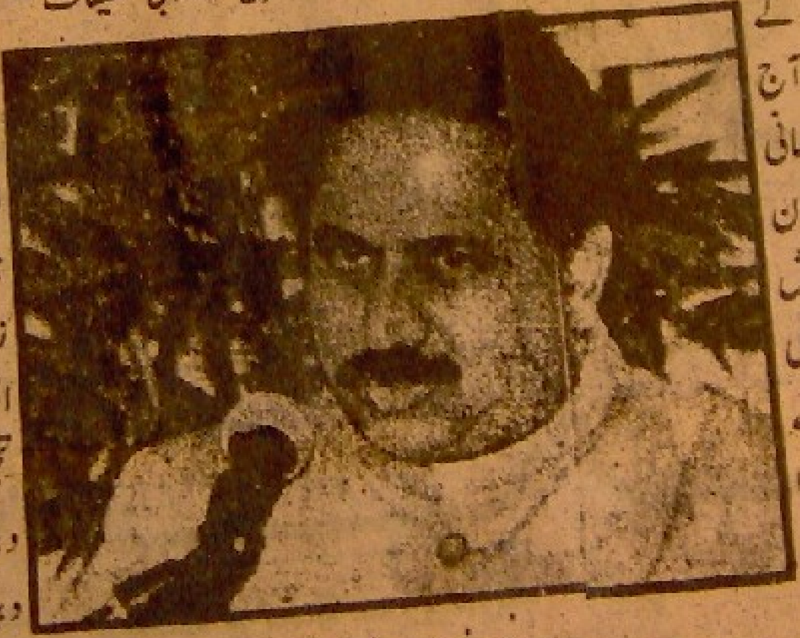

ہے انہوں نے اس سلسلہ میں متعدد کتابیں سپرد قلم کی ہیں اور زندگی کا بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں گزارا ہے۔ ڈاکٹر عابدی ہندوستان، ایران، برطانیہ، نیویارک اور کناڈا میں قیام کر چکے ہیں جہاں انہوں نے انسانوں کی خدمت کے علاوہ ادب کی بھی خدمت کی ہے۔ ڈاکٹر عابدی کی مشہور کتابوں میں شہید، جوش مودت، گلشن رویا، اقبال کے عرفانی زاویے، انشاء اللہ انشاء، رموز شاعری، اظہار حق، مجتہد نظم، مرزا دبیر، طالع مہر، تجزیہ یادگار انیس، مجموعہ فارسی کلام دبیر، تجزیہ شکوہ، جواب شکوہ، رباعیات دبیر، فانی شناسی اور دیگر کتابیں تحریر کی ہیں۔ اپنے دو روزہ قیام میں ڈاکٹر عابدی یہاں مصنویات دبیر کی رونمائی کے سلسلہ میں آئے ہیں۔

ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب 'کائنات نجم' کا اجرا

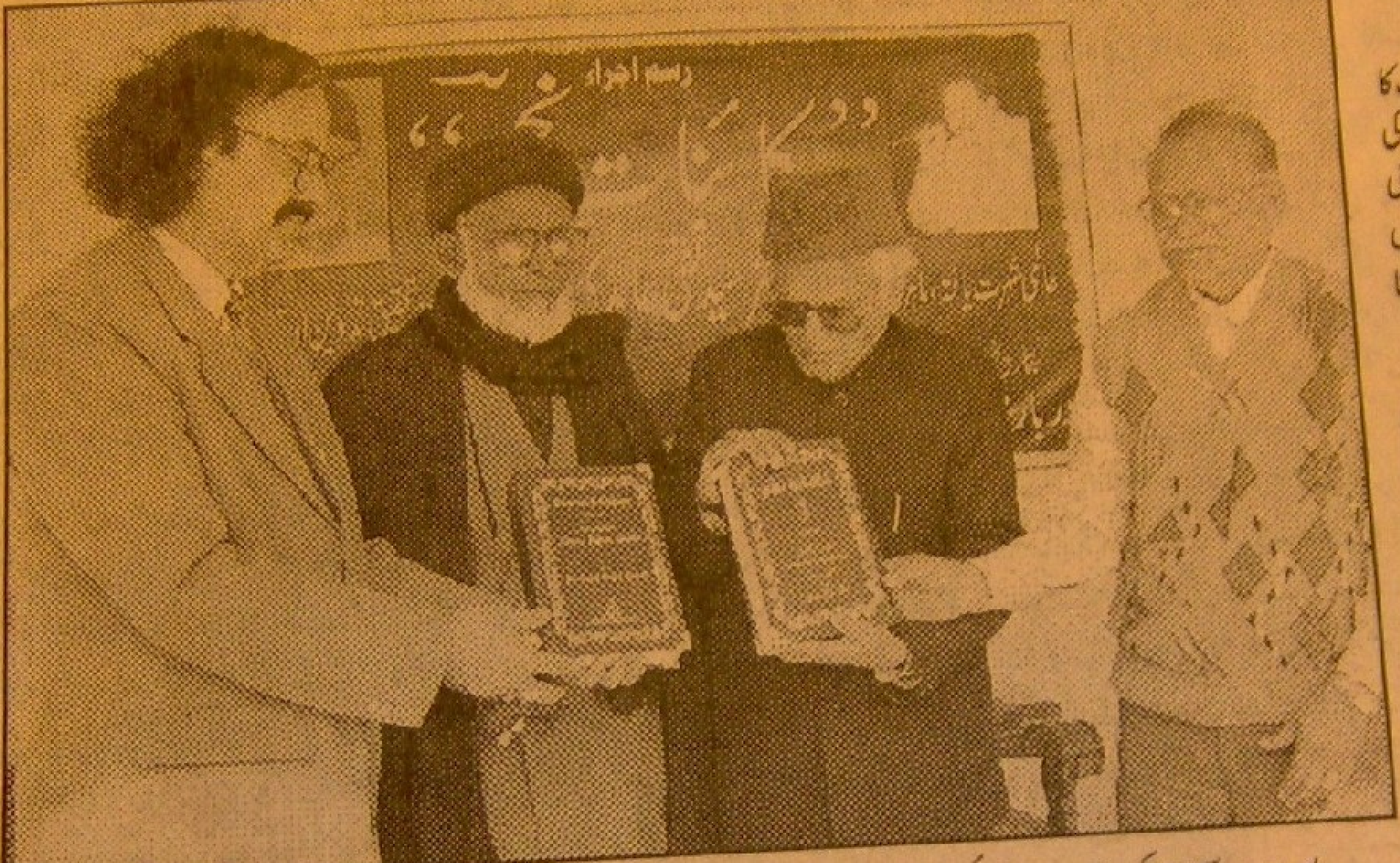

امروہہ: رسم اجرا کرتے ہوئے (دائیں سے) منظور نقوی، ڈاکٹر منظر عباس، پروفیسر محمد سیادت نقوی، اور ڈاکٹر عظیم امروہوی

امروہہ، 30رجنوری (سہارا نیوز بیورو)

یہاں حسن آرا ٹرسٹ دہلی کے زیر اہتمام کوٹھی کمال امروہوی دربار شاہ ولایت میں صبح 'کلیات نجم' جو 'کائنات نجم' کے نام سے عالمی شہرت یافتہ محقق و ادیب ڈاکٹر تقی عابدی (کناڈا) کی تحقیق و تدوین اور تنقید ہے کی رسم اجرا بدست پروفیسر منظر عباس نقوی سابق صدر شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ادا کی گئی۔ جلسے کی صدارت مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت سابق صدر شعبہ اردو ہندو پی جی کالج امروہہ نے کی اور نظامت کے فرائض علی نقوی نے انجام دیئے۔ جلسے کا آغاز مولانا سید احسن اختر سروش نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ سلیم امروہوی (جدہ) نے نعت پیش کی اور اکرام نوگانوی نے کلام نجم آفندی پیش کیا۔ پنڈت بھوونیش کمار بھون نے ڈاکٹر تقی عابدی کی خدمات کو اپنے قطعات میں سراہا۔

ڈاکٹر عظیم امروہوی نے ڈاکٹر تقی عابدی کا تعارف پیش کرتے ہوئے عصر حاضر کے محقق اعظم قرار دیا جب نجم آفندی کی ہمہ جہت شخصیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے انہیں جدید مرثیہ کا ممتاز شاعر اور اہم ستون بتایا۔ ڈاکٹر امام مرتضیٰ نقوی اور مولانا شہوار حسین امام جمعہ مرادآباد نے نجم کے نوحوں پر مقالے پیش کیے اور انہیں انقلابی اور تبلیغی نوحہ کا بانی قرار دیا۔ کامریڈ شوق امروہوی نے سہیل آفندی پسر علامہ نجم آفندی کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے سید شمیم ہادی (پاکستان) اور منظور امروہوی (ممبئی) نے شرکت کی۔ پروفیسر منظر عباس نقوی نے ڈاکٹر تقی عابدی کی تحقیقی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یہ کام یقیناً تاریخ ساز ہے۔ صدر جلسہ ڈاکٹر محمد سیادت نے علامہ نجم آفندی کو بنیادی طور پر غزل کا شاعر بتایا اور ان کی نوحہ گوئی پر خاص طور سے اظہار خیال کیا۔ ٹرسٹ کے بانی اور آرگنائزنگ سکریٹری کمال حیدر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

باسمہ سبحانہ

ڈاکٹر سید تقی عابدی صاحب (کنیڈا)

کائنات نجم

آپ کی شرکت باعث فخر ہوگی

زیر اہتمام

مرزا محمود حسین (چیئرمین)

گولڈن ٹی کمپنی لکھنؤ

چشم براہ

ارکان تحفظ مرثیہ خوانی

لکھنؤ

روزنامہ

صحافت

لکھنؤ

URDU DAILY SAHAFAT Lucknow R.N.I.No. 51675/91 LW-NP/363/20

Local

http://www.nawaiwaqt.com.pk
email:karachi@nawaiwaqt.com.pk

مسلسل اشاعت کے 65 سال

DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI

روزنامہ
نوائے وقت کراچی
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی

کراچی/لاہور/راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

WEDNESDAY JANUARY 25, 2006

شمارہ 106	رجسٹرڈ ایل نمبر 24	صفحات 14	بدھ 24 ذوالحجہ 1426ھ 25 جنوری 2006ء 12 ماگھ 2062ب فون: 5843720-26-UAN 111-222-007 قیمت 7 روپے	جلد 27

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین
"کائنات نجم" کی تقریب اجرا کل ہوگی

کراچی (کلچرل رپورٹر) معروف محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین "کائنات نجم" کی تقریب اجرا جمعرات 26 جنوری 7 بجے شام کلب ہاؤس (کے بی سی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں ہوگی مہمان خصوصی سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی ڈاکٹر جمیل جالبی ہوں گے

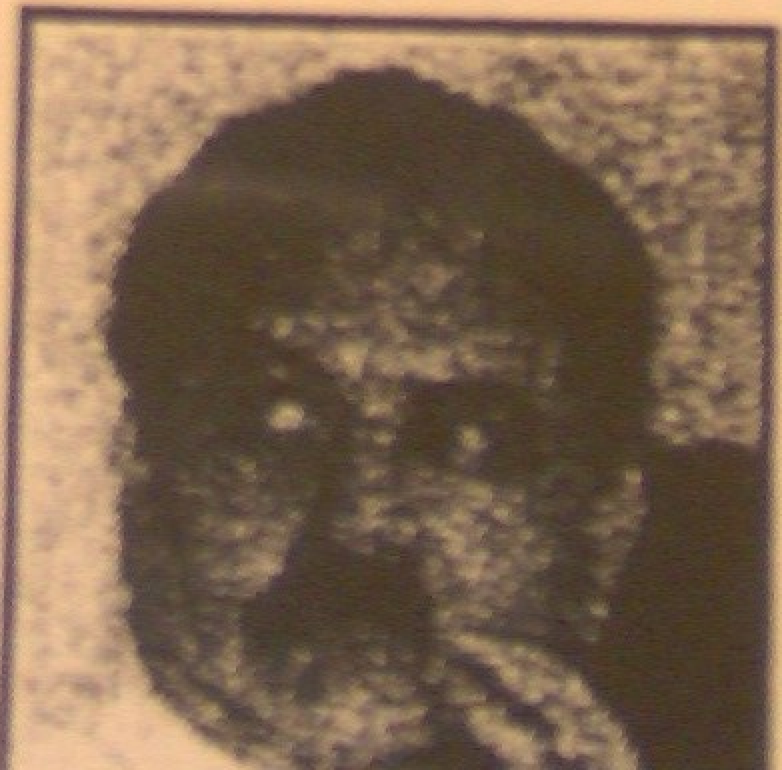

صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی خصوصی خطاب کریں گے تقریب میں پروفیسر شاہدہ حسن، تاجدار عادل، ڈاکٹر بلال نقوی، ڈاکٹر سلمان ترابی اور پروفیسر سحر انصاری اظہار خیال کریں گی۔

ہمیں کو جرأتِ اظہار کا سلیقہ ہے

روزنامہ جسارت کراچی

MEMBER APNS

web page : http://www.jasarat.com

جلد 34 | شمارہ 22 | منگل 23 ذی الحجہ 1426 ہجری 24 جنوری 2006ء

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین "کائنات نجم" کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس کے (کے بی سی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد کی جارہی ہے تقریب کے مہمان خصوصی (سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی) ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی خصوصی خطاب کریں گے تقریب میں پروفیسر شاہدہ حسن، تاجدار عادل، ڈاکٹر بلال نقوی، ڈاکٹر سلمان ترابی اور پروفیسر سحر انصاری اظہار خیال کریں گے

پاکستان میں تصدیق شدہ اشاعت ABC سندھ کا پہلا سب سے بڑا اخبار
Daily KARACHI City
روزنامہ کراچی
جلد نمبر 4 | منگل 24 جنوری 2006، 23 ذوالحجہ 1426ھ | شمارہ نمبر 127

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین

''کائنات نجم'' کی تقریب اجراء جمعرات کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس (کے پی سی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد کی جارہی ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی ڈاکٹر جمیل جالبی اور صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے۔ اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی، پروفیسر شاہدہ حسن، تاجدار عادل، ڈاکٹر بلال نقوی، ڈاکٹر سلمان ترابی اور پروفیسر سحر انصاری اظہار خیال کریں گے۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ
جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

جلد 70
منگل 23 ذی الحجہ 1426ھ 24 جنوری 2006ء
نمبر 22

TUESDAY JANUARY

"کائناتِ نجم" کی تقریب اجراء جمعرات کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائناتِ نجم کی تقریب اجراء جمعرات کو 7 بجے شام کلب ہاؤس (کے پی ٹی) نزد سوک سینٹر میں منعقد ہوگی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے۔

روزنامہ

ایوننگ اسپیشل

مشرق

کراچی

جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 120، 23 ذوالحجہ 1426ھ منگل 24 جنوری 2006ء قیمت 3 روپے فون 2768254

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین "کائنات نجم" کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس (کے۔ڈی۔اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد کی جارہی ہے تقریب کے مہمان خصوصی (سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی) ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی خصوصی خطاب کریں گے۔

http://www.khabrain.com E-mail:-khabrain@khabrain.com

ABC CERTIFIED

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ کراچی، حیدرآباد، لاہور، اسلام آباد، ملتان، پشاور، گجرات، مظفرآباد (آزاد کشمیر) سے شائع ہونے والا قومی اخبار

چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

روزنامہ خبریں کراچی

Daily KHABRAIN

ایڈیٹر: امتنان شاہد

جلد 14 | منگل 23 ذی الحج 1426ھ 24 جنوری 2006ء 11 ماگھ 2062 ب صفحات 16 قیمت 7 روپے | شمارہ 233

"کائنات نجم" کی تقریب

اجرا 26 جنوری کو ہو گی

کراچی (کلچرل رپورٹر) ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین "کائنات نجم" کی تقریب اجرا 26 جنوری بروز جمعرات 7 بجے شام کلب ہاؤس (کے بی سی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر میں ہو گی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے۔

متحدہ عرب امارات میں ایک درہم، سعودی عرب میں ایک ریال

ہمارا نعرہ جنگ سے نفرت۔ امن سے محبت

روزنامہ

بانی افضل صدیقی

امن

کراچی

رجسٹرڈ نمبر: SS 174

DAILY AMN KARACHI

جلد نمبر 34 شمارہ نمبر 245	منگل 23 ذوالحجہ 1426ھ 24 جنوری 2006ء	قیمت 6 روپے

کائنات نجم کی تقریب اجرا

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس کے پی سی اے عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر منعقد کی جارہی ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی ڈاکٹر جمیل جالبی ہوں گے۔ صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے۔

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

Daily IMROZ Karachi

روزنامہ امروز کراچی

ایڈیٹر انچیف حبیب الرحمن

جلد نمبر 9 | منگل 24 جنوری 2006ء، 23 ذوالحج 1426ھ | شمارہ نمبر 59

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین 'کائنات نجم' کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006 کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006 بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس (کے' بی' سی' اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد کی جارہی تقریب کے مہمان خصوصی (سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی) ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے' اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے' اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی خصوصی خطاب کریں گے تقریب میں پروفیسر شاہدہ حسن' تاجدار عادل' ڈاکٹر بلال نقوی' ڈاکٹر سلمان ترابی اور پروفیسر سحر انصاری اظہار خیال کریں گے جبکہ تلاوت سید اکبر شاہ نظامت حسین' انجم' سلام نجم سید اکبر شاہ نقوی پڑھیں گے سید محمد حمد رضوی' سید اظہر حسنین اور مسعود جعفری نے تمام اہل ادب اور شخصیات شرکت کی استدعا کی ہے۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED سندھ کا دوسرا سب سے بڑا اخبار

Daily QAUMI AKHBAR Karachi

روزنامہ قومی اخبار کراچی

ایڈیٹر الیاس شاکر

جلد نمبر 18 | بدھ 24 ذوالحجہ 1426ھ 25 جنوری 2006 قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 89

☆ ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006ء بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس (کے پی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد ہوگی ☆

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

Daily IMROZ Karachi

روزنامہ امروز کراچی

ایڈیٹر حبیب الزمن

جلد نمبر 9 | منگل 24 جنوری 2006ء، 23 ذوالحج 1426ھ | شمارہ نمبر 59

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین ' کائنات نجم ' کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006 کو ہوگی

کراچی (پ ر) پاک و ہند کے مشہور محقق و منصف ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تحقیق و تدوین کائنات نجم کی تقریب اجراء 26 جنوری 2006 بروز جمعرات 7 بجے شام بمقام کلب ہاؤس (کے پی سی اے) عقب سوک سینٹر حسن اسکوائر کراچی میں منعقد کی جارہی تقریب کے مہمان خصوصی (سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی) ڈاکٹر جمیل جالبی جبکہ تقریب کی صدارت ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے' اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر فرمان فتح پوری کریں گے' اس موقع پر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سید تقی عابدی خصوصی خطاب کریں گے تقریب میں پروفیسر شاہدہ حسن' تاجدار عادل' ڈاکٹر بلال نقوی' ڈاکٹر سلمان ترابی اور پروفیسر سحر انصاری اظہار خیال کریں گے جبکہ تلاوت سید اکبر شاہ نظامت حسین' انجم' سلام نجم سید اکبر شاہ نقوی پڑھیں گے سید محمد حمید رضوی' سید اظہر حسنین اور مسعود جعفری نے تمام اہل ادب اور شخصیات شرکت کی استدعا کی ہے۔

NORTHERN INDIA

PATRIKA

Dak Edition Price Rs. 3.00 City Edition Price Rs. 2.50

VOL. 51 NO. 18 MORNING EDITION ALLAHABAD THURSDAY, JANUARY 19, 2006 Pages 12

'Qainat-e-Nazm' to be released on Jan. 20

ALLAHABAD: 'Qainat-e-Nazm', the latest literary creation of the renowned Urdu litterateur Dr. Taqi Abidi would be released on Jan. 20 at the Vijayanagaram Hall of Allahabad University. The book 'Qainat-e-Nazm' concerns with the literary achievements of the renowned poet Allama Nazim Afridi.

In the book releasing function, several scholars, legal luminaries would be present. The programme would be presided over by Mr. Justice Barkat Ali Zaidi. The main speakers would include S.M. Akil Rizvi, Prof. Shams-ur-Rehman Farooqi and Prof. A.A. Fatmi. Even Dr Taqi Abidi would also grace the occasion who would remain in Allahabad city only for ten hours.

'Qainat-e-Nazm' is the literary creation containing Ghazals, Marsia, Qata, Nauhas and Salam of Allama Nazim Afridi.

Mr. Taqi Abidi holds a special place in Urdu literature. In spite being a medical practitioner, his literary services are commendable.

आफंदी की शायरी में है शोषितों का दर्द

[illegible]

आफंदी की शायरी के संग्रह '[illegible]' का विमोचन करते मौलाना मिर्ज़ा अतहर

[illegible]

गुरुवार, 19 जनवरी, 2006

हिन्दुस्तान

'कायनाते नज़म' का विमोचन कल

[illegible]

سہارا 2

لکھنؤ 20/ جنوری 2006 جمعہ

سیاست
اور
امریکہ

[illegible]

Hadees-e-Dil Regd. No. DL(E)01/5090/06-08
R.No. 70160/99 Rs.10/-PerCopy AunnualRs.100

حدیث دل

مشمولات

۱-نجم آفندی کی یاد میں	اداریہ	۳
۲-نعت	نجم آفندی	۴
۳-ہمارا ایک قومی شاعر...	مجاہد حسین حسینی	۵
۴-نجم آفندی کی مرثیہ نگاری	شارب ردولوی	۱۱
۵-نجم آفندی کی رباعیات	امام مرتضیٰ نقوی	۱۵
۶-نجم آفندی کے نوحے	اطہر رضا بلگرامی	۱۸
۷-نجم آفندی کی آفاقیت	فرحت علی زیدی	۲۸
۸-علامہ نجم آفندی	شمیم نصرتی	۳۱
۹-نجم آفندی کا سفر حیات	ڈاکٹر کاظم علی خاں	۳۵
۱۰-نجم آفندی دور و نزدیک سے	مجاہد حسین حسینی	۳۸
۱۱-ڈاکٹر سید تقی عابدی: پیہم موج...	پروفیسر صادق	۴۴
۱۲-تجزیۂ کائنات نجم	فرحت آرا حیدری	۴۷
۱۳-کائناتِ نجم پر طائرانہ نظر	ظفر حیدری	۵۱
۱۴-کائناتِ نجم سرسری جائزہ	امام مرتضیٰ نقوی	۵۳
۱۵-صدائے بازگشت	قارئین کرام	۵۵

مدیر: سید محمود نقوی

معاون: عزیز حیدر

شمارہ نمبر ۱ و ۲ دسواں اشاعتی سال جنوری ۲۰۰۷ء، قیمت سالانہ ۱۰۰/ روپئے، اس شمارے کی قیمت ۱۰/ روپئے

نجم آفندی شخصیت اور شاعر کے سمینار میں ڈاکٹر تقی عابدی تقریر کرتے ہوئے، اسٹیج پر پروفیسر قمر رئیس،
پروفیسر گوپی چند نارنگ، سید محمود نقوی اور ڈاکٹر عظیم امروہوی تشریف فرما ہیں۔

نجم آفندی شخصیت اور شاعر کے سمینار میں اسٹیج پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر تقی عابدی، ڈاکٹر عظیم امروہوی،
عبدالرحمان عبد (مدیر اعلیٰ نیویارک ٹائمس) اور سید محمود نقوی

نجم آفندی شخصیت اور شاعر کے سیمنار میں پروفیسر شارب ردولوی، ایک غیر ملکی مہمان، پروفیسر قمر رئیس، پروفیسر گوپی چند نارنگ۔
ڈاکٹر تقی عابدی، خواجہ حسن ثانی نظامی، سید محمود نقوی اور ڈاکٹر شاہد حسین۔

نجم آفندی شخصیت اور شاعر کے سیمنار میں شریک حاضرین کا ایک منظر جس میں متعدد اہم شخصیات موجود ہیں۔

Issue No. 1/2007 1-15 January 2007

Rs. 10/- Per Copy Annual Rs. 100/-

لاہور میں منعقدہ نجم آفندی انٹرنیشنل سیمینار میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن، ڈاکٹر سید تقی عابدی کو نشان عظمت دیتے ہوئے۔

To be posted at PSO New Delhi on 7th/8th
and 20th/21st of the month

DR.TAQI ABIDI, MD
1110-SECRETARIATE ROAD
NEW MARKET ONTARIO
L3X IM4 CANADA

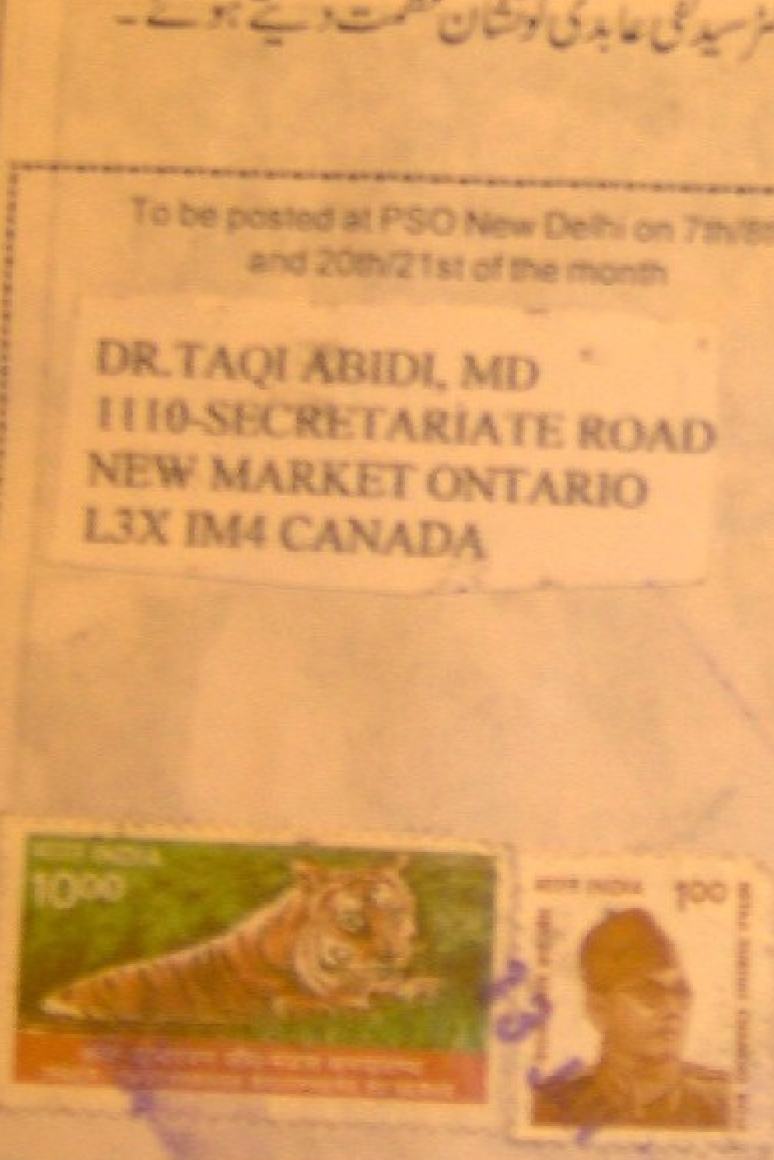

Hovel Autogas

Drive your Vehicle with Gas
Instead of Petrol, It is Cheap & Easy

15, Rasheed Market, Street No. 2, Delhi-51
E-mail : hovel@nda.vsnl.net.in
Website : www.hovelautogas.com
Tel. : 22503776, 22450714
Fax : 26348165

اسے بھی پڑھ لیں :

آپ کا سالانہ زر تعاون میں ختم ہو چکا ہے۔

ایڈیٹر، پبلشر سید محمود نقوی نے آئی۔ اے۔ پریس، سی ۵۲، نیو برجپوری سے چھپوا کر سی ۱۶ نیو برجپوری دہلی۔ ۵۱ سے شائع کیا۔

Fortnightly Hadees-e-Dil C-16, New Brijpuri, Delhi-110051
Ph. 22419011, 22437272 E-mail : hadeesedil@rediffmail.com

ڈاکٹر تقی عابدی کی (30) ویں کتاب ''غالب، دیوان نعت ومنقبت'' (850) صفحات پر مشتمل، غالب شناسی کی محرک تصنیف کی تقریب رونمائی 15 دسمبر 2006 کو غالب انسٹی ٹیوٹ نیو دہلی کی جانب سے ایوان غالب دہلی میں ہوگی۔ اس کے علاوہ الٰہ آباد یونیورسٹی، لکھنو یونیورسٹی، حیدرآباد مولانا آزاد یونیورسٹی اور انشا پبلیکیشن کلکتہ میں بھی تقاریب اور جلسات منعقد ہوں گے۔ غالب کے پرستار فری کتاب کے لئے رابطہ کریں۔

taqiabedi@Rogers.com

پوری کتاب **website** پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

www.drtaqiabedi.com

پروگرام

تاریخ : ۲۱ دسمبر ۲۰۰۶ء

وقت : ۱۲ بجے دن

مقام : پبلک ایڈمنسٹریشن ہال
(لکھنؤ یونیورسٹی)

صدارت : پروفیسر آر۔ پی۔ سنگھ
(وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی)

مہمان خصوصی : پروفیسر ولی الحق انصاری

مہمان ذی وقار : انیس انصاری

رسم اجراء : غالب: دیوان نعت و منقبت
(مصنف: ڈاکٹر تقی عابدی)

مقررین : پروفیسر شارب ردولوی
پروفیسر اکبر حیدری کشمیری
عنبر بہرائچی
پروفیسر شاہ عبدالسلام
ڈاکٹر کاظم علی خاں
ڈاکٹر آغا محمد باقر

شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی کی ادبی انجمن

رجحان

کی ادبی تقریب میں

کناڈا کے معروف ادیب اور محقق

ڈاکٹر تقی عابدی

'غالب کا نعتیہ کلام'

کے موضوع پر اظہار خیال کریں گے

آپ سے شرکت کی استدعا ہے

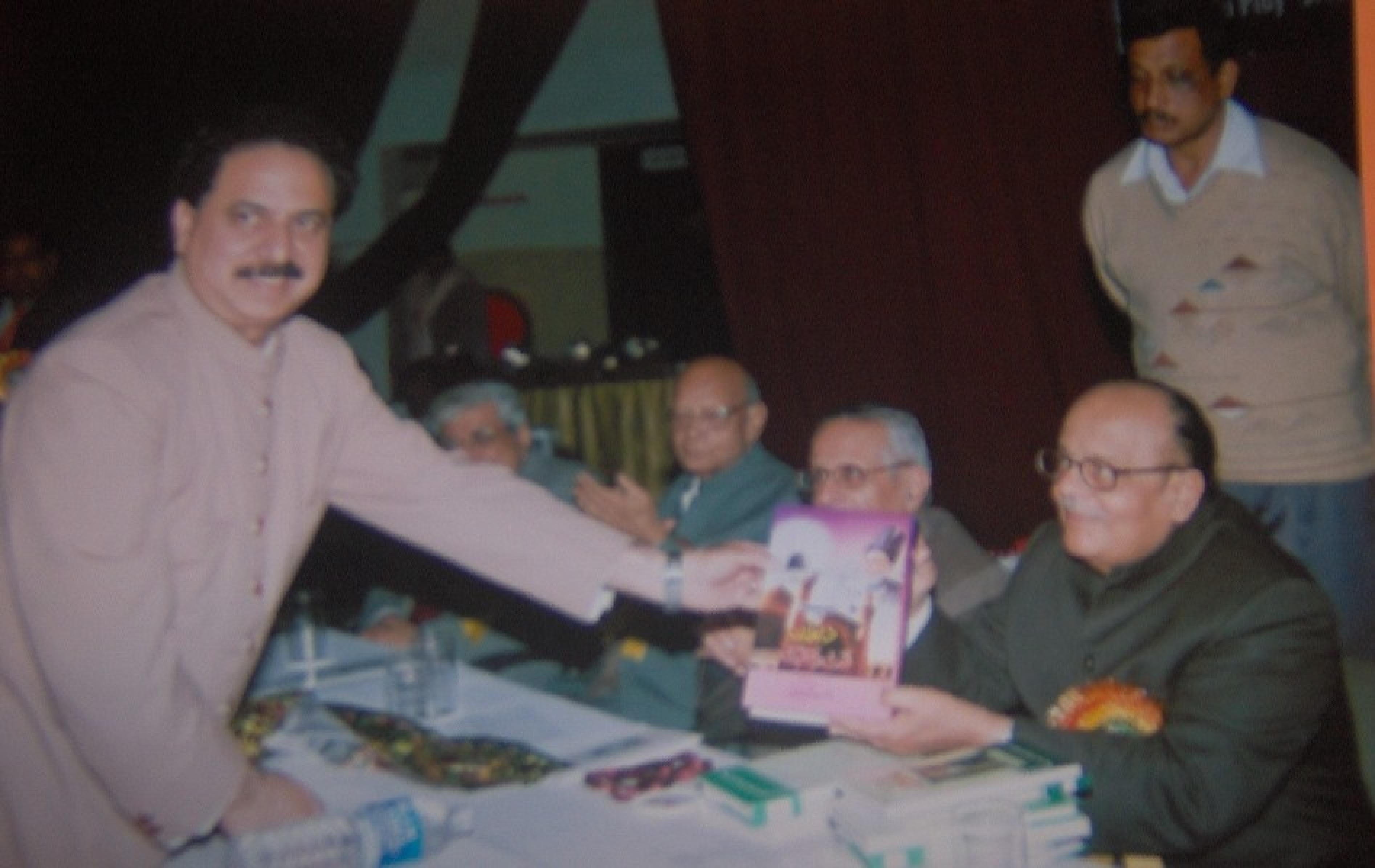

بین الاقوامی غالب سمینار
International Ghalib Seminar

بین الاقوامی غالب سمینار
International Ghalib Seminar
15, 16, 17 December 2006

QAUMI AWAZ

قومی آواز

شہر اڈیشن

Late City

بانی: جواہر لال نہرو

E-mail:qaumiawazdelhi@rediffmail.com

...w Delhi Rs.2/- • قیمت:۲روپے • صفحات:۸ • نئی دہلی ۲۴رذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

...ب کی شخصیت اور فکر میں ہندوستانیت رچی بسی تھی / ارجن سنگھ

سالانہ غالب تقسیم انعامات تقریب میں مرکزی وزیر انسانی وسائل کا اظہار خیال

نئی دہلی (اپنے نمائندے سے) مرزا اسد اللہ خاں غالب کو اپنے دور کا منفرد اور عظیم ومقبول شاعر اور مفکر قرار دیتے ہوئے مرکزی وزیر انسانی وسائل مسٹر ارجن سنگھ نے آج کہا کہ غالب کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ انہوں نے سماج کے ہر طبقہ کے ساتھ اپنے خیالات کو جوڑا تھا جس کا اثر آج بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانیت غالب کی شخصیت میں رچی بسی تھی۔ اور وہ اپنی زندگی میں بھی کچھ کم مقبول نہیں تھے۔ مسٹر ارجن سنگھ نے کہا کہ غالب فارسی کے بھی بڑے ادیب تھے جو ہمارے کئے پڑوسی ملکوں کی زبان ہے۔ ایران، افغانستان ازبکستان جہاں بھی فارسی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے وہاں غالب بھی ہندوستان کے سفیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے سالانہ غالب انعامات تقسیم کی تقریب میں بولتے ہوئے مسٹر ارجن سنگھ نے کہا کہ غالب پر بہت کام ہوا مگر بھی یہ کہنا مشکل ہے کہ ہم اس عظیم شخصیت کا حق پوری طرح ادا کر چکے ہیں یا نہیں۔

قبل ازیں انہوں نے اردو تحقیق وتنقید کے لیے پروفیسر حامدی کاشمیری کا غالب انعام ۲۰۰۶ علالت کی وجہ سے ان کی غیر موجودگی میں غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر شاہد ماہلی کو پیش کیا۔ ان کے بعد فارسی تحقیق وتنقید کے لئے پروفیسر کبیر احمد جائسی کو اردو نثر کے لئے پروفیسر اسلم پرویز کو اردو شاعری کے لئے بلراج کومل کو، علمی خدمات وسائنس کے لئے اظہار اثر کو، اردو ڈرامہ کے لئے شاہد انور کو (ہم سب غالب انعام) اور مجموعی خدمات کے لئے علیم صبا نویدی کو غالب انعام پیش کئے۔

ایوان غالب آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریب کی صدارت ہریانہ کے گورنر پروفیسر اے آر قدوائی نے کی۔ مسٹر ارجن سنگھ نے اس موقع پر غالب سے متعلق ڈاکٹر تقی عابدی وشمس الرحمن فاروقی کی کتابوں اور غالب نامہ کے جنوری کے شمارہ کی رسم اجراء بھی انجام دی۔ اس باوقار تقریب کے شرکاء میں پاکستان سے آئے ہوئے مرزا حامد علی بیگ، اصغر علی سید، ہالینڈ سے اسد مفتی، کناڈا سے آئے ہوئے ڈاکٹر تقی عابدی کے علاوہ ڈاکٹر خلیق انجم، کشمیری لال ذاکر، خواجہ حسن ثانی نظامی، صدیق الرحمن قدوائی، محمد شفیع قریشی، ایس. اے. ایچ عابدی، پروفیسر علی احمد فاطمی جسٹس بدر دریز، پروفیسر نذیر احمد، ڈاکٹر کمال احمد صدیقی، ہمایوں ظفر زیدی، خورشید اکرم، انجم عثمانی، انیس امروہوی، عزیز برنی، اسد رضا، نسیم گنگوہی، نگار عظیم وغیرہ شامل تھے۔

کل سے ایوان غالب میں دوروزہ بین اقوامی غالب سمینار منعقد ہوگا اور کل شام ۶ر بجے عالمی مشاعرے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

غالب کی شاعری نے مشرق وسطیٰ میں سفیر کا رول ادا کیا

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام تقریب تقسیم ''غالب انعامات'' کے موقع پر ارجن سنگھ کا اظہار خیال

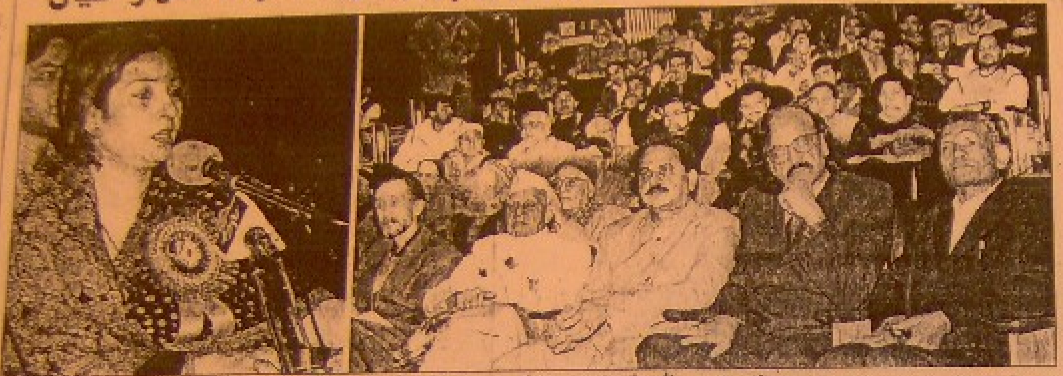

ایوان غالب میں غالب ایوارڈز برائے 2006 کے دوران سامعین کے درمیان بیٹھی ہوئی اہم شخصیات اور (بائیں جانب) شام غزل پروگرام میں پاکستانی گلوکارہ گلشن آرا سید کلام پیش کرتے ہوئے۔

نئی دہلی، 15 دسمبر (سلیم صدیقی/ایس این بی) مرزا غالب کی شاعری نے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ایک سفیر کا کردار ادا کیا ہے۔ غالب ایک عظیم ایک شاعر ہی نہیں بلکہ سماج کے ہر طبقہ کا درد محسوس کرنے والے مخلص انسان بھی تھے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی وزیر برائے انسانی وسائل ارجن سنگھ نے آج ایوان غالب میں منعقد تقریب "تقسیم غالب انعامات 2006" اور بین الاقوامی غالب سیمینار کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت ہریانہ کے گورنر اخلاق الرحمن قدوائی نے اور نظامت شاہد ماہلی نے کی۔ اس موقع پر خواجہ حسن ثانی نظامی، جسٹس بدر دریز احمد، پروفیسر نذیر احمد، سابق گورنر شفیع قریشی، سید امیر حسن عابدی اور پروفیسر شمیم الرحمن قدوائی بھی موجود تھے۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد ارجن سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب ایک عظیم شاعر ہی نہیں بلکہ سماج کے ہر طبقے کے لوگوں کو دلوں میں رکھنے والے ایک عظیم انسان بھی تھے یہی وجہ ہے کہ ایک صدی سے زیادہ گذر جانے کے بعد بھی لوگوں کے دل و دماغ پر چھائے ہوئے ہیں۔ ارجن سنگھ نے کہا کہ غالب نے اپنے عہد کے اہم مسائل کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور کھلے ذہن سے سمجھا پھر انہیں شاعری میں برتا۔ انہوں نے کہا کہ غالب کی شخصیت اور شاعری میں ہندوستانیت پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غالب نے مغلوں کی تاریخ بھی لکھنا شروع کی تھی لیکن وہ مکمل نہ ہو سکی۔ ارجن سنگھ نے کہا کہ غالب کی شاعری نے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ایک سفیر کا رول ادا کیا ہے اور ایران، افغانستان، ازبکستان، آذربائیجان، ترکمانستان، تاجکستان اور قزاقستان وغیرہ کے ہندوستان سے رشتے مضبوط بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سے ہمارے رشتے بنتے بگڑتے رہے ہیں لیکن غالب وہاں ہندوستان کی طرح ہی مقبول رہے ہیں۔ ہریانہ کے گورنر اخلاق الرحمن قدوائی نے اپنے صدارتی خطبے میں اردو ادب، تہذیب اور ثقافت کی خدمت کرنے اور تحقیق و اشاعت میں اہم کردار ادا کرنے پر غالب انسٹی ٹیوٹ کو مبارکباد دی اور اس موقع آنجہانی اندرا گاندھی اور مرحوم فخرالدین علی احمد کو یاد کیا جن کی کوششوں سے غالب انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام مقصد غالب کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی سات سو سالہ تہذیب و ثقافت کا تحفظ کرنا بھی تھا۔ انہوں نے کہا کہ اردو ادب وسطی ایشیا سے رابطہ رکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر اخلاق الرحمن قدوائی نے خیر مقدمی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے دئے جانے والے غالب ایوارڈ اور بین الاقوامی غالب سیمینار علم و ادب کی دنیا میں اپنی منفرد شناخت قائم کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غالب کی شاعری اور نثر کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت اور اسلوب پر کام ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس بار بین الاقوامی سیمینار میں ہندوستان کے علاوہ پاکستان، ایران اور افغانستان کے اسکالر شرکت کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ تہذیبی روایات کو فروغ حاصل ہو اس کے لئے کلکتہ، آگرہ، بنارس اور رام پور جا کر نئے اسکالروں سے رابطے قائم کئے گئے اور نئی صلاحیتوں کو آگے لانے کے لئے 'شام شہر یاراں' کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر شاہد ماہلی نے انسٹی ٹیوٹ کی سال بھر کی کارگذاریوں پر روشنی ڈالی اور مستقبل کے پروگراموں سے روشناس کرایا۔ اس موقع پر ارجن سنگھ نے غالب انسٹی ٹیوٹ کی چار کتابوں "غالب اور رام پور"، "غالب کے منتخب فارسی مکتوبات"، "تفہیم غالب" (شمس الرحمن فاروقی) اور "غالب نامہ" کے علاوہ حق عابدی کی کتاب "غالب کی نعت اور منقبت" کا اجرا بھی کیا۔ پروفیسر حامدی کاشمیری کو فخرالدین علی احمد غالب انعام برائے اردو تحقیق و تنقید سے نوازا گیا۔ وہ اپنی بیماری کے سبب ایوارڈ لینے نہیں آ سکے ان کی جانب سے یہ انعام شاہد ماہلی نے قبول کیا۔ ان کے علاوہ پروفیسر کبیر احمد جائسی (انعام برائے فارسی تحقیق و تنقید)، پروفیسر اسلم پرویز (برائے اردو نثر)، بلراج کومل (برائے اردو شاعری)، اظہار اثر (برائے سائنسی خدمات)، شاہد انور (برائے اردو ڈرامہ) اور نعیم صبا تریدی (برائے مجموعی ادبی خدمات) نے ارجن سنگھ کے ہاتھوں اپنے ایوارڈ قبول کئے۔ بعد ازاں پاکستان کی معروف گلوکارہ گلشن آرا سید نے غالب کا کلام پیش کیا۔ اس تقریب میں ملک کے معروف اسکالر، صحافی، ادبا اور شعراء نے شرکت کی جن میں اسد مفتی (ہالینڈ)، مرزا حامد بیگ (پاکستان)، ایران کلچر ہاؤس کے ڈائرکٹر محمد حسین مظفری، روزنامہ راشٹریہ سہارا کے ایڈیٹر عزیز برنی، مسز ریشما برنی، ڈاکٹر کمال احمد صدیقی، پروفیسر تقی حسین جعفری، پروفیسر علی احمد فاطمی، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد، پنڈت آنند موہن زتشی گلزار دہلوی، خلیق انجم، زبیر رضوی، شریف الحسن نقوی، مرغوب حیدر عابدی، ڈاکٹر نزہت نگار، تحسین سعیدی، خواجہ عبدالخالق، انیس اعظمی، طالب زیدی میرٹھی، منگلیش ڈبرال، وارث ساقی، عظیم امروہوی، پروفیسر شمیم حنفی، انیس مرزا، خورشید اکرم، عقیل ہما، انجم عثمانی، منگیش امروہوی، ملک زادہ جاوید، معین شاداب، سیماب سلطان پوری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

لئے لگائی گئی مشینوں کو جدید ترین بتا کر مریضوں کو لوٹا جا رہا ہے، جب کہ یہی ٹسٹ دوسری جگہ سے کرانے پر بہت کم خرچ آتا ہے اور رپورٹ بھی بہتر ہوتی ہے۔ ان شکایات کی بنیاد پر اب وزارت میں اس کی روک تھام کے لئے پارلیمنٹ میں ایک نیا بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزیر ونود شرما کے بیٹے سدھارتھ دشمنت عرف منو شرما سمیت کل 9 افراد ملزم ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اپریل 1999 کو ایک ریسٹورنٹ میں ماڈل جسیکا لال کا قتل کر دیا گیا تھا۔

نزدیک آنے کو کہا گیا تھا، وہاں سے موٹر سائیکل ڈی ایل 7 ایس ایس 3086 پر سوار ایک شخص راج کمار (49) کو گرفتار کر لیا گیا جو رقم لینے آیا تھا۔ راج کمار کو 1997 میں خراب کردار کے سبب ملازمت سے برخاست کر دیا گیا تھا۔ اس کا دوسرا ساتھی زیشان فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

بین الاقوامی غالب سیمینار جاری، دنیا بھر کی کئی ادبی و علمی شخصیات کی شرکت

نئی دہلی 16 دسمبر (ایس این بی) ایوان غالب میں غالب سے متعلق سیمینار آج بھی جاری رہا۔ سیمینار کے دوسرے روز پہلے اجلاس میں 3 مقالے پڑھے گئے۔ اس موقع پر جوگیندر پال نے اظہار خیال اور افغانستان کے سفارتخانے میں کاؤنسلر افسر رحیمین نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے دور کے دو عظیم فنکاروں غالب اور حافظ کی بادہ نوشی و بیخودی کے حوالے سے یہ بتانے کی کوشش کی کہ کس طرح مے نوشی کے ذریعہ انہوں نے اپنے عصری مسائل کو فلسفیانہ انداز میں حل کیا۔ ڈاکٹر بدلی نے کہا کہ فیض احمد فیض کی شاعری میں زبان، ترکیبیں، استعارات، تشبیہات اور مفاہیم کی سطح پر غالب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تیسرا مقالہ ڈاکٹر حسن عباس نے پیش کیا جو برقی خاندان کے شاعر اور ادیبوں سے متعلق تھا۔ انہوں نے رفیع الدین رفیع برقی کے تجزیہ کلام غالب کا مکمل تعارف کرایا۔ آخر میں جوگیندر پال نے اپنی تقریر میں کہا کہ کوئی بھی فنکار خواہ وہ مصور ہو، سنگ تراش ہو یا شاعر سب ایک ہی بات اپنے فن کی معرفت سے ادا کرتے ہیں۔ یعنی میڈیم الگ ہو سکتا ہے نظریہ سب کا ایک ہی ہوتا ہے۔ وہ کسی خاص علاقہ، فرقہ، طبقہ یا زمانہ کو مخاطب نہیں کرتا، بلکہ پوری انسانیت اس کے پیش نظر ہوتی ہے۔ جوگیندر پال نے ڈاکٹر سرور الہدیٰ کے مقالہ کے حوالہ سے کہا کہ فنکاروں کے درمیان موازنہ کرنا صحت مند نہیں ہے۔ سیمینار کے دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر محمد حسن اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری ڈاکٹر صدیق الرحمن قدوائی نے کی۔ مصحف اقبال توصیفی نے ''غالب میرا عہد میری شاعری'' کے عنوان سے اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ غالب کی شاعری نہ صرف منظم راہ عمل ہے بلکہ حسن عمل کی ترغیب بھی دیتی ہے۔ غالب کا سب سے بڑا کارنامہ بیسویں صدی کے شاعرانہ رویوں میں بڑی تبدیلی ہے جو غالب کے نظریہ کی دین ہے۔ بہار کے موضوع پر مربوط غزل نظم کے اسلوب کے بہت قریب آ پہنچی تھی۔ مقالہ نگار نے وضاحت کی کہ جو بات ہم آج سوچ رہے ہیں ان نکات پر غالب کا ذہن بہت پہلے متحرک ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی (کناڈا) نے ''غالب کا نعتیہ کلام اور جدید تنقید'' پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ غالب کو ان کی مے نوشی، بیخودی اور قمار بازی اور دنیاداری کے حوالہ سے جانا جاتا ہے۔ ان کے ساڑھے تیرہ ہزار اشعار اردو فارسی میں موجود ہیں۔ غالب شناسی کی اس جہت سے روشناس کراتے ہوئے فارسی کے استاد اور محقق نے معراج نامہ کے ذریعہ اپنی بات کو مدلل پیش کیا۔ اس اجلاس کا آخری مقالہ غالب اور ان کی دلی کے عنوان سے پروفیسر شمیم حنفی نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ غالب کی حیثیت میرے لئے ایک مصرع کی طرح ہے انہوں نے کہا کہ غالب جہاں دشواریاں پیدا کرتے ہیں وہیں پیچیدہ راستے کو سہل بھی بناتے ہیں۔ غالب کی کہانی ایک شہر کی کہانی ہے ان کی شخصیت اور تخلیق دو چیزوں کی کتھا ہے کہ از خود ان کی زندگی دوران ان کا عہد اور ان کا شہر۔ شمیم حنفی نے ان کی شخصیت کو جہاں انتہائی تہہ دار اور پیچیدہ بتایا وہیں ان کی شاعری کو گنجینۂ معنی کا طلسم قرار دیا۔ گویا غالب کے یہاں ایک وقت کئی زمانے سانس لیتے اور یہی چیز ان کی شاعری کو آفاقی بناتی ہے۔ ڈاکٹر حنفی نے انتظار حسین کی ایک کتاب دلی جو ایک شہر تھا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ غالب کے دلی کے پانچ اہم محور ہیں، لال قلعہ، جامع مسجد کا ہجوم، چاندنی چوک، جمنا کی لہریں اور مہرولی میں پھول والوں کی سیر۔ ڈاکٹر محمد حسن نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اس سیمینار میں ایک اہم پہلو پر توجہ دی گئی ہے۔ غالب کو بحیثیت شاعر، ولی اور رند کی حیثیت سے دیکھا گیا۔ لیکن انہیں ہندوستان کے زاویہ سے دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ ڈاکٹر حسن کے مطابق اردو کے استاد شعرا اور ادیبوں میں واحد غالب ہی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ جن کے دوستوں میں اہل ہنود، عیسائی اور انگریز بھی شامل تھے اور وہ ان کے ہمراز بھی تھے۔

(اوپر دائیں سے) پروفیسر جوگیندر پال، ڈاکٹر تقی عابدی، پروفیسر علی احمد فاطمی، افسر رحیمین، ڈاکٹر حسن عباس، پروفیسر شمیم حنفی، ڈاکٹر موصیف اقبال توصیفی، پروفیسر لطف الرحمن، ڈاکٹر سرور الہدیٰ اور (نیچے دائیں سے) امیر حسن عابدی، ڈاکٹر خلیق انجم، پروفیسر ندیم سید (پاکستان)، مرزا حامد (پاکستان) اور آخر میں سامعین میں پروفیسر عتیق اللہ تابش، پروفیسر صادق ودیگر۔

ڈاکٹر سید تقی عابدی

کی تصنیف

غالب دیوان نعت و منقبت

کی رسم اجراء و مذاکرہ

پہلا اجلاس (افتتاحی) ۱۹ر دسمبر ۲۰۰۶ء بروز منگل ۲:۳۰ بجے سہ پہر تا ۴:۳۰ بجے شام

بمقام: وزیانگرم ہال سائنس فیکلٹی، الہ آباد یونیورسٹی

افتتاح : پروفیسر آر۔ جی۔ ہرشے (وائس چانسلر، الہ آباد یونیورسٹی)

صدارت : پروفیسر شمس الرحمن فاروقی (وائس چیئرمین قومی اردو کاؤنسل نئی دہلی)

مہمان خصوصی : ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا)

مہمانان ذی وقار : پروفیسر نعیم الرحمن فاروقی (ڈین، ڈگری کالج ڈیولپمنٹ کاؤنسل، الہ آباد یونیورسٹی)

جناب فردوس اے۔ وانی (رجسٹرار، الہ آباد یونیورسٹی)

دوسرا اجلاس (مذاکرہ) ۱۹ر دسمبر ۲۰۰۶ء بروز منگل ۶ بجے شام تا ۸ بجے شب

بمقام: (علی کامپلکس) عسکری مارکٹ، ۱۴/۸ مہ جواہری روڈ، کریلی، الہ آباد

صدارت : پروفیسر سید محمد عقیل رضوی

مہمان خصوصی : ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا)

مقررین : پروفیسر جعفر رضا، پروفیسر سید فضل امام رضوی، پروفیسر علی احمد فاطمی

شکریہ : پروفیسر سید حسین کمال الدین اکبر

نظامت : جناب سید حیدر زیدی اناوی

آپ سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے۔

ڈاکٹر سید فاضل اے۔ ہاشمی (کنوینر)

9415262169

Release Function

of

Dr. Syed Taqi Abedi's (Canada)

book

"GHALIB - Diwan-e-na'at-o-manqabat"

on Tuesday, 19th December 2006 at 2.30 p.m.

at

Vizianagram Hall, Science Faculty, Allahabad University

by

Prof. R. G. HARSHE

(Hon'ble Vice Chancellor, A.U.)

to be presided over by

Prof. Shamsur Rehman Faruqi

(Vice-Chairman, National Council for Promotion of Urdu Language)

Chief Guest :

Dr. Syed Taqi Abedi *(Canada)* MBBS, MS, FCAP, FRCP

Guest of Honour :

Prof. Naeem-ur-Rehman Faruqi

(Dean, Colleges Development Council, A.U.)

Mr. Firdous A. Wani

(Registrar, Allahabad University)

Your gracious presence is solicited.

Reception Committee :

Prof. (Mrs.) A.N.Khan, Prof. (Mrs.) N.Sardar.
Prof. A.A. Fatmi, Dr. (Mrs.) S. Hameed

Convener :

Dr. Fazil A. Hashmi (D.Litt. Scholar, Urdu Deptt. A.U.)

Phs. : 2551241, 9415262169

Bazm-e-Ghalib
RELEASE FUNCTION
of
Dr. S. Taqi Abedi's
book
GHALIB
بزم غالب

NORTHERN INDIA
PATRIKA
WEDNESDAY, DECEMBER 20, 2006

The AU VC, Prof. R.G. Harshe releasing a book 'Ghalib-Diwan-e-na'at-o-Manqabat' on Tuesday.

Ghalib-Diwan-e-na'at-o-Manqabat relased

Ghalib did wonders in religious writings too: Prof Harshe

ALLAHABAD :" Mirza Ghalib who is known for love and beauty -based poems and couplets , had gifted priceless repository to generation in the form of Naat and religious rhymes " said vice chancellor of Allahabad university Prof RG Harshe while releasing the book Ghalib-Diwan-e-na'at-o-manqabat in a glittering function held at Vijainagram hall on Tuesday.

He said that though , he had not gone through the literature of Ghalib, but on the basis of interaction with eminent writer and poet Gulzar, it could be said that Ghalib not only did wonders in Urdu poetry but also made remarkable contribution in religious writings He further released the book title "Ghalib-Diwan-e-na'at-o-manqabat" written by Canada based NRI author and medical practitioner Dr. Syed Taqi Abedi .

The function was presided over by Prof. Shamsur Rehman Farooqi, Vice-Chairman, National Council for Promotion of Urdu language. Dr. Syed Taqi Abedi (Canada) who was chief guest on the occasion said that despite his medical profession , he tried to unveil the hidden facets of Mura Ghalib .

He further maintained that literature of the country act as bond for the person staying in other part of the globe . The guest of honour was Prof. N.R. Farooqi, Dean, College Development Council, and Prof. K.N. Yadav, Vice-Chancellor, UP Rajrashi Tandon Open University. Mr. Firdous A. Wani, Registrar also released a book titled Shabda-E- Sakt.. He said that literature teaches us about the existing Ganaga-Jamuni tradition in the country .

Wednesday, December 20, 2006
Hindustan Times

2 special wards for Kumbh at SRN Hospital

HT Correspondent
Allahabad, December 19

TO PROVIDE better medical care during the Ardh Kumbh Mela, set to kick off in January 2007, two special wards, with a total capacity of 100 beds and equipped with medicines and instruments, would be readied at the SRN hospital. Facilities at the hospital too would be given a boost with new oxygen cylinders, surgical instruments, X-ray plates and trolleys, besides other facilities to handle any emergencies that may arise during the mela.

A decision in this regard was taken at a meeting of the sub committee of the SRN hospital steering committee formed by the Allahabad University (AU) executive council on Tuesday. The sub committee members decided to submit a demand of Rs 1.10 crore to the AU to update the hospital facilities. AU executive council member, Sunit Vyas chaired the meeting, which was briefly attended by AU Vice-Chancellor Prof Rajen Harshe and AU registrar, Firdous A Wani.

The participating members stressed on the need to procure quality medicines directly from the manufacturing companies and also gave a go ahead to the much needed relaying of electricity cables.

Vyas informed that a decision to forward a proposal of Rs 1.52 crore, prepared by the UP Jal Nigam, for the face-lift of the hospital buildings and campus, was also taken during the meeting. "The proposed beautification would be a part of phase two of the initiative, as we wanted to concentrate on the preparations of the Ardh Kumbh in the phase one," Vyas added.

Sub committee members including MLN Medical College principal Dr PC Saxena, Dr AN Verma, Dr Manisha Dwivedi, Dr DR Singh, Dr SK Shukla and Dr Mamta Singh, superintendent of SRN hospital, Dr ST Imam, the matron and two junior doctors Dr Neeraj Srivastava and Dr Apporva Mittal also participated in the meeting as special invitees.

'Safety top priority'

NORTH CENTRAL Railway (NCR) general manager Budh Prakash today directed the officials to ensure that safety was given top priority in the work undertaken for the upcoming Ardh Kumbh mela by the department.

The GM while speaking at a seminar organised by Regional Centre Track Engineers Organisation at the Indian Railway Track Machine Training Centre, Subedarganj here on Tuesday said that safety measures should be given top priority at work place, as a minor mistake might lead to a catastrophe.

Taking a serious note of the accidents occurring due to collapse of old structures and due to faulty constructions, the GM said that safety aspect should always be taken into consideration. **HTC**

AU V-C releases book on Ghalib

HT Correspondent
Allahabad, December 19

ALLAHABAD UNIVERSITY (AU) Vice-Chancellor Prof Rajen Harshe released 'Ghalib -Diwan-e -Na'at - o - Manqabat, a book by Dr Syed Taqi Abedi of Canada in the presence of renowned Urdu scholars at AU's Vizianagram Hall on Tuesday. Vice-Chairman of National Council for Promotion of Urdu Language Prof Shamsur Rehman Faruqi presided over the function.

Prof Harshe said that the book was a sincere effort of Dr Abedi and added that the students should follow the example set forth by Dr Abedi in the field of literature. Prof SR Farooqi said that the book was a treat for Urdu poets and praised the efforts of Dr Abedi in exploring several aspects of life reflected in the Ghalib's writings.

Uttar Pradesh Rajarshi Tandon Open University Vice-Chancellor Prof KNS Yadav, Head of AU's Medieval and Modern History Department Prof NR Farooqi and AU Registrar Firdous A Wani also graced the occasion. A number of renowned Urdu scholars and students were also present.

Rajasthani folk music show

HT Correspondent
Allahabad, December 19

THE ALLAHABAD University (AU) and Spicmacay Allahabad are jointly organising a recital of Rajasthani folk music by famous Rajasthani Folk Musicians- Langas and Manganiyars- on December 21 at 2 pm in the AU Department of Journalism and Mass communication.

It is worth mentioning that Langas and Manganiyars have many cassettes and CDs to their credit and have contributed music for many Hindi films too.

सूचना
सभी सम्बन्धितों को सूचित किया जाता है कि आगामी दि. 25.12.2006 को प्रबंधकारिणी चुनाव हेतु शिक्षा प्रसार समिति सरांय अकिल कौशाम्बी की साधारण सभा की बैठक, पूर्व प्रसारित एजेण्डानुसार आदर्श बालिका उ. हाईस्कूल सरांय अकिल के प्रांगण में पूर्वाह्न 11 बजे आहूत है। तदनुसार सदस्यगण उपस्थित होने का कष्ट करें।
कृष्ण कुमार शुक्ला
मंत्री शि.प्र.स.

दैनिक जागरण

बुधवार 20 दिसंबर 2006 · पौष अमावस्या विक्रम 2063

इविवि डाक्टरों की प्राइवेट प्रैक्टिस पर लगायेगा लगाम

- विश्वविद्यालय प्रशासन गुपचुप बना रहा है ऐसे चिकित्सकों की सूची

इलाहाबाद, स्टाफ रिपोर्टर : मेडिकल कालेज के उन डाक्टरों पर जल्द ही लगाम लगने जा रही है जो प्राइवेट प्रैक्टिस कर रहे हैं। इलाहाबाद विश्वविद्यालय प्रशासन की ओर से ऐसे डाक्टरों को चिह्नित कर उनके आवासों पर छापे की कार्यवाही की सकती है।

विश्वविद्यालय प्रशासन बहुत गोपनीय तरीके से उन चिकित्सकों की सूची भी तैयार कर रहा है जो प्राइवेट प्रैक्टिस कर रहे हैं। यह डाक्टर कहां प्राइवेट प्रैक्टिस कर रहे हैं उसका पता भी लिखा जा रहा है। किन

नर्सिंग होमों में उनके नाम चस्पा है इसकी भी पहचान करायी जा रही है। इस काम में मेडिकल कालेज के किसी डाक्टर को नहीं लगाया गया है। विश्वविद्यालय के अधिकारियों को यह भी जानकारी मिली है कि कतिपय चिकित्सक स्वरूपरानी अस्पताल में आने वाले मरीजों को प्राइवेट नर्सिंग होम में भेज देते हैं उनके नाम भी मांगे गये हैं। संभव है कि पहले इनको नोटिस भेजी जाय। वैसे विश्वविद्यालय प्रशासन ने संकेत दिये हैं कि जल्द ही ऐसे डाक्टरों के यहां रेड डाली जायेगी। डाक्टरों से स्पष्ट कह दिया जायेगा कि वे यदि प्राइवेट प्रैक्टिस करना चाहते हैं तो मेडिकल कालेज छोड़ दें। इसी प्रकार की व्यवस्था एम्स एवं बीएचयू में भी लागू है।

मेडिकल कालेज को मिले 12 करोड़

इलाहाबाद : यूजीसी ने मेडिकल कालेज एवं उससे सम्बद्ध चिकित्सा संस्थानों के लिए विश्वविद्यालय को फिलहाल 12 करोड़ दे दिये हैं। वैसे विश्वविद्यालय प्रशासन ने इसके लिए 50 करोड़ रुपये मांगे हैं। मेडिकल कालेज का पूरा स्वरूप एम्स की तरह आधुनिक बनाने की बात चल रही है।

बनेगा ख्याति प्राप्त डाक्टरों का पैनल

इलाहाबाद : स्वरूपरानी की दशा सुधारने के लिए देश-विदेश के बड़े डाक्टरों की एक टीम भी तैयार की जा रही है जो समय-समय पर अपना सुझाव देते रहेंगे। परिसर सूत्रों के कुलपति ने पिछले दिनों एम्स के एक पूर्व निदेशक से कई घण्टे एकान्त में वार्ता करके इसकी रूपरेखा तैयार की है। इसके तहत प्रतिष्ठित चिकित्सकों की सहमति से एक ऐसी सलाहकार समिति गठित करने की योजना बनायी जा रही है जो यहां की स्थिति को सुधारने में मदद कर सके।

एसआरएन : बदले जायेंगे खिड़की और दरवाजे

इलाहाबाद : इलाहाबाद विश्वविद्यालय का अंग बनने के बाद स्वरूपरानी नेहरू अस्पताल में बदलाव के लिए नित्य नये नये प्रस्ताव सामने आ रहे हैं। इस क्रम में एक ताजा प्रस्ताव यहां के जर्जर हो चुके दरवाजे व खिड़कियों को बदल दिये जाने को लेकर आया है। इसके लिए करीब एक करोड़ 52 लाख रुपये खर्च का भी प्रस्ताव है। इस संदर्भ में मंगलवार को सब स्टेयरिंग कमेटी की बैठक हुई जिसमें कई महत्वपूर्ण निर्णय लिये गये।

बैठक की अध्यक्षता कार्य परिषद के सदस्य सुनीत व्यास ने की। इसी क्रम में श्री व्यास ने बताया कि अर्द्धकुंभ मेला के मद्देनजर अस्पताल में सौ बेड सुरक्षित किये जा रहे हैं। इसी के तहत दो वार्डों में कार्य चल रहा है।

कुलपति ने किया पुस्तक का विमोचन

इलाहाबाद : इलाहाबाद विश्वविद्यालय के विजयनगरम हाल में मंगलवार को अप्रवासी भारतीय

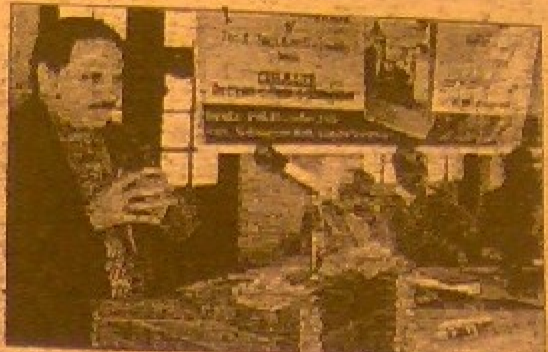

लेखक एवं चिकित्सक डा.सैयद नकी आब्दी द्वारा लिखित पुस्तक 'गालिब दीवान व नात ओ मनकबत' का विमोचन कुलपति प्रो.आरजी हर्षे ने किया। समारोह की अध्यक्षता उर्दू भाषा के उन्नयन की राष्ट्रीय परिषद के उपाध्यक्ष प्रो.शम्सुर्रहमान फारूकी ने की। प्रो.हर्षे ने इस पुस्तक की काफी तारीफ की। कहा कि भारतीय साहित्य इतना समृद्ध है कि विदेशों में रहते हुए भी लोग इस पर काम कर रहे हैं।

प्रो.रामेन्द्र राय को एक साथ तीन महत्वपूर्ण पद

इलाहाबाद : इलाहाबाद विश्वविद्यालय में मंगलवार को प्रो.रामेन्द्र राय को एक साथ तीन पद हासिल हो गये।

प्रो.राय को वाणिज्य संकाय का डीन, विभाग का अध्यक्ष एवं मोनीरिबा के निदेशक पद का दायित्व मिला है। यह सभी पद प्रो. राजशेखर के सेवानिवृत्ति होने के कारण मिले हैं। वैसे प्रो.राय के पास पहले से भी बहुत जिम्मेदारियां हैं। प्रो.राय के कार्यभार संभालने के बाद आज विभाग में समारोह आयोजित हुआ।

अमर उजाला

बुधवार, 20 दिसंबर 2006

...कहते हैं कि गालिब का है अंदाजे बयां और

एनआरआई डॉ. आब्दी का पुस्तक का विमोचन

इलाहाबाद। विश्वविद्यालय के कुलपति प्रो. आरजी हर्षे ने कहा कि गालिब की गजल में वो मजहब है जो इंसान को ईमान से जोड़ता है।

प्रो. हर्षे मंगलवार को विजयनगरम हाल में अप्रवासी भारतीय डॉ. सैयद तकी आब्दी की पुस्तक 'गालिब : दीवाने नातो मनकाबत' के विमोचन के मौके पर बोल रहे थे। इस पुस्तक में गालिब के उन शेरों का संकलन है जिनमें उन्होंने खुदा के प्रति शुक्रिया अदा किया है। कुलपति ने कहा कि गालिब के शेर अमर हैं और हमेशा एक जैसे असरकारी हैं।

कार्यक्रम की अध्यक्षता कर रहे नेशनल काउंसिल फॉर प्रमोशन ऑफ उर्दू लैंग्वेज के उपाध्यक्ष प्रो. शम्सुर्रहमान फारुकी ने कहा कि यह गालिब के शेरों का ही असर है कि हर पढ़ने वाले को लगता है कि शेर उसी के हालात पर कहा गया है। इस मौके पर डीन कॉलेजेज प्रो. एनआर फारुकी, प्रो. राजेंद्र कुमार, प्रो. एकदू फारुकी ने भी गालिब के शेरों पर विचार व्यक्त किए। रजिस्ट्रार फिरदौस वानी ने डॉ. आब्दी की एक अन्य पुस्तक 'सबद-ओ-सुखन' का विमोचन किया। यह पुस्तक उनके लेखों का संकलन है। कार्यक्रम के संचालक डॉ. फाजिल ए. हाशमी ने गालिब के कद को उनके ही शेर से बताने की कोशिश की.. 'हैं और भी दुनिया में सुखनवर बहुत अच्छे, कहते हैं कि गालिब का है अंदाजे बयां और।' धन्यवाद ज्ञापन रजिस्ट्रार श्री वानी ने किया।

हर रंग दिखेगा कला यात्रा में

आज वीसी करेंगे कला कुंभ का उद्घाटन

इलाहाबाद। विश्वविद्यालय डेलीगेसी की ओर से होने वाला वाला कला मेला बुधवार से शुरू हो रहा है। मेले के औपचारिक उद्घाटन से पहले सवेरे साढ़े नौ बजे वीसी प्रो.आरजी हर्षे कला यात्रा को सुभाष चौक पर हरी झंडी दिखाकर रवाना करेंगे। 'कला कुंभ' के नाम से होने वाले मेले का उद्घाटन एक बजे बजे वीसी डेलीगेसी में करेंगे।

चार दिन चलने वाले कला मेले में हिस्सा लेने के लिए देश के विभिन्न हिस्सों से प्रतिष्ठित और युवा कलाकार मंगलवार को ही पहुंच गए और डेलीगेसी परिसर कला के विविध रंगों में डूब गया।

कला मेले के पहले दिन अपराह्न डेढ़ बजे वीसी सुषमा अग्रवाल के चित्रों की प्रदर्शनी का उद्घाटन भी करेंगे। सांस्कृतिक कार्यक्रम शाम सवा चार बजे से होंगे। इस मौके पर बरगद के कला अंक के विमोचन के साथ ही वरिष्ठ चित्रकार सतन कुमार चटर्जी का सम्मान भी किया जाएगा। सांस्कृतिक कार्यक्रम में कुमाऊं विश्वविद्यालय के छात्र सरस्वती वंदना और स्वागत गीत प्रस्तुत करेंगे। इसके बाद बिहार का लोकनृत्य 'रंग दे बसंती', नटी लोकनृत्य, नाटक 'आर्डर-आर्डर' की प्रस्तुति भी होगी।

स्वयंसेवकों ने निकाली रैली

इलाहाबाद। इलाहाबाद विश्वविद्यालय की एनएसएस की इकाई संख्या आठ और 21 के दस दिवसीय शिविर के दौरान मंगलवार को स्वयंसेवकों ने स्वास्थ्य जागरूकता रैली निकाली।

रैली को एनएसएस की पूर्व समन्वयक डॉ.रमा सिंह ने हरी झंडी दिखाकर रवाना किया। इस मौके पर उत्तर प्रदेश राजर्षि टंडन मुक्त विश्वविद्यालय के निदेशक डॉ. बीएन सिंह ने बढ़ती जनसंख्या के मद्देनजर दूरस्थ शिक्षा के महत्व की चर्चा की।

विश्वविद्यालय यूजीसी के आदेश को भूल ही गया

इलाहाबाद। सिगरेट और तंबाकू के उत्पादों का प्रचार-प्रसार रोकने और उनके व्यापार को नियंत्रित करने संबंधी कानूनों का इलाहाबाद विश्वविद्यालय प्रशासन अपने स्तर पर भले ही संज्ञान न ले लेकिन इस बारे में यूजीसी की ओर से जारी आदेश भी दो महीने में ही भूल गया। यही कारण है कि विश्वविद्यालय और सभी महाविद्यालयों के आसपास सिगरेट और तंबाकू के उत्पाद धड़ल्ले से बिक रहे हैं। चीफ प्रॉक्टर प्रो.जटाशंकर भी मानते हैं कि इसे लेकर कोई कदम नहीं उठाया गया लेकिन भविष्य में इसे अभियान के तौर पर लिया जाएगा।

बता दें कि एक मई-2004 से प्रभावी सिगरेट और अन्य तंबाकू उत्पाद अधिनियम के तहत ऐसे प्रावधान भी हैं जिसके अनुसार शिक्षण संस्थाओं के आसपास ऐसे उत्पादों की बिक्री ही नहीं उनके प्रचार-प्रसार को भी प्रतिबंधित किया गया है लेकिन कम ही शिक्षण संस्थान ऐसे होंगे जिन्होंने इस आदेश के अनुपालन के लिए सामान्य प्रयास भी किए हों। पिछले साल सर्वोच्च न्यायालय ने भी अपने एक आदेश में इस एक्ट के प्रावधानों को सख्ती से लागू करने के आदेश दिए थे।

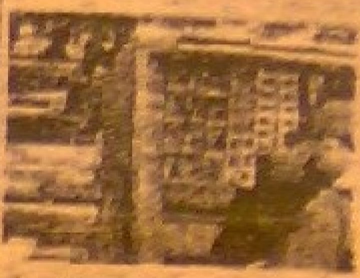

परिसर के आसपास धड़ल्ले से बिक रही सिगरेट-तंबाकू

इसी क्रम में यूजीसी के संयुक्त सचिव डॉ.पी. प्रकाश ने इसी साल अक्तूबर में देश के सभी विश्वविद्यालयों, महाविद्यालय और डीम्ड विश्वविद्यालयों को पत्र लिखकर परिसर की सौ मीटर की परिधि के अंदर सिगरेट और तंबाकू उत्पादों की बिक्री पर रोक लगाने का आदेश दिया था। यूजीसी ने इस बारे में एक्ट के अधीन परिसर के बाहर प्रतिबंध संबंधी बोर्ड लगाने के आदेश दिए थे। इसका उल्लंघन करने पर दो सौ रुपये तक जुर्माने का प्रावधान है। यूजीसी ने यह भी निर्देश दिए थे कि इस बारे में शिक्षकों और कर्मचारियों को भी जागरूक किया जाए ताकि इस एक्ट का अनुपालन हो सके।

यूजीसी ने यह भी निर्देश दिया था कि एक्ट के अनुपालन के लिए तैनात शिक्षकों के नाम भी औपचारिक रूप से घोषित किए जाएं ताकि लोग इस बारे में जान सकें लेकिन विश्वविद्यालय समेत किसी भी महाविद्यालय ने इस बारे में कोई कदम नहीं उठाया। यही कारण है कि विश्वविद्यालय और महाविद्यालय के आसपास सिगरेट और तंबाकू उत्पादों की बिक्री हो रही है। चीफ प्रॉक्टर प्रो.जटाशंकर बताते हैं कि यूजीसी का आदेश आने के बाद उन्होंने जिला प्रशासन को पत्र लिखा था ताकि वे एक्ट का पालन कराएं लेकिन इसके बाद इसे कभी अभियान के तौर पर नहीं लिया जा सका। हालांकि उन्होंने कहा कि विश्वविद्यालय जल्द ही अभियान चलाकर आसपास से ऐसी दुकानें हटवाएगा।

Maulana Azad National Urdu University

requests your presence
on the occasion of

YAUM-E-GHALIB

One-day International Seminar

"Ghalib Shair-e-zeest"

Inaugural Session

Chief Guest

Gyanpeeth laureate

Dr. C. Narayan Reddy
Former Vice-Chancellor
Telugu University, Hyderabad, AP

Prof. A.M. Pathan
Vice-Chancellor, MANUU
Will Preside

Wednesday, the 27th of December 2006, 11.00 A.M.

Venue: MANUU Conference Hall, Gachibowli, Hyderabad - 500 032

"غالب: شاعرِ زیست"

پہلا ایک روزہ بین قومی سیمینار

زیر اہتمام مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

تاریخ: چہارشنبہ 27 دسمبر 2006ء   مقام: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کانفرنس ہال

وقت: 11.00 بجے دن

نظام العمل، افتتاحی اجلاس

خیر مقدم و تعارفی کلمات : ڈاکٹر کے آر اقبال احمد، پرو وائس چانسلر و انچارج رجسٹرار

افتتاحی کلمات : ڈاکٹر سی نارائن ریڈی، سابق وائس چانسلر تلگو یونیورسٹی حیدرآباد

رسم اجراء غالب دیوانِ نعت و منقبت ۔ مولف ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینیڈا

بدست: پروفیسر اے ایم پٹھان، وائس چانسلر

دستاویزی فلم

"غالب کی پرچھائیاں"

صدارتی خطاب

وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان

کنوینر: ڈاکٹر شجاعت علی راشد، انچارج شعبہ تعلقات عامہ

وقفہ برائے چائے

توسیعی لکچر

"اُردو کی نئی بستیاں"

از

ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینیڈا

زیر اہتمام : مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

صدارت

پروفیسر اے ایم پٹھان

وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

تاریخ : 26 دسمبر 2006ء وقت: ساڑھے گیارہ بجے دن

مقام : کانفرنس ہال، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

کنوینر: ڈاکٹر محمد شجاعت علی راشد، انچارج شعبہ تعلقات عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

آپ سے شرکت کی پُر خلوص خواہش ہے

توسیعی لکچر

"مرثیے کی شعریات"

از

ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینیڈا

زیر اہتمام : مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

صدارت

ڈاکٹر کے آر اقبال احمد

پرو وائس چانسلر وانچارج رجسٹرار

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

بتاریخ : 28 دسمبر 2006ء — وقت: ساڑھے گیارہ بجے دن

مقام : کانفرنس ہال، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

کنوینر: ڈاکٹر محمد شجاعت علی راشد، انچارج شعبہ تعلقات عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

آپ سے شرکت کی پُرخلوص خواہش ہے

اُردو زبان و ادب کی ترقی، نسل نو کی ذمہ داری

مولانا آزاد یونیورسٹی میں "اُردو کی نئی بستیاں" عنوان پر ڈاکٹر تقی عابدی کا توسیعی لیکچر

حیدرآباد 27 دسمبر (پریس نوٹ) سماجی تبدیلیوں اور عصری تقاضوں کے مطابق زبان و ادب کو بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اردو زبان جتنی نرمی، لچک اور نمی کی حامل ہے وہ اردو والوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور جب تک مٹی نم نہیں ہوگی وہ زرخیز نہیں بن سکتی۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر تقی عابدی نے آج یہاں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "اردو کی نئی بستیاں" پر اپنے توسیعی لیکچر کے دوران کیا۔ انھوں نے کہا کہ آج "نئی بستیوں" میں اردو کو زندہ رکھنا بہت بڑا سوال بن گیا ہے۔ کیونکہ جس زبان کے بغیر زندگی کی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہوں، جس زبان کے اختیار نہ کرنے سے کسی طرح کی رکاوٹ پیش نہیں آتی ہو اس زبان میں دلچسپی کیسے پیدا کی جائے؟ ڈاکٹر عابدی نے خود بھی کئی تجاویز پیش کیں۔ تاہم محبان اردو کو دعوت دی کہ وہ آگے آئیں اور اس سمت پیش قدمی کریں۔ انھوں نے بتایا کہ مغربی ممالک میں مشاعرے اردو کی مقبولیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں مگر اب وہاں ادبی ذوق کے بجائے ہوٹنگ کا غلبہ ہوتا ہے اور مشاعرے آمدنی کے ذرائع بنتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اردو کی تبلیغ کے دیگر ذرائع میں فلمیں، اردو اخبارات و رسائل کی اشاعت، اردو ریڈیو، ٹی وی، میلاد کے جلسے، جمعہ کے خطبے اور مجالس عزا وغیرہ شامل ہیں۔ جو اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج اور اسے زندہ رکھنے میں بہت اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر عابدی نے جلسوں اور سمیناروں میں نوجوان نسل کو موقع دینے کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو اپنی باری کھیل چکے اب نوجوان نسل ہی کے شانوں پر اردو کے تحفظ و بقا کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان نے اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر عابدی کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اردو کی مضبوطی اور شاندار مستقبل کا راز پرائمری سطح کی تعلیم میں پنہاں ہے۔ اگر پرائمری سطح پر معیاری تعلیم ہوگی تو خود بخود آگے چل کر اردو کا ماحول بنے گا۔ پروفیسر پٹھان نے کہا کہ ہندوستان میں اردو زبان کی ترقی و ترویج اردو ذریعہ تعلیم سے مربوط ہے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو کو انفارمیشن ٹکنالوجی سے جوڑتے ہوئے تمام عصری علوم کی اردو زبان میں فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ پروفیسر پٹھان نے اس خصوص میں اردو یونیورسٹی میں نو قائم کردہ سنٹر فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس کو پرائمری اساتذہ کی تربیت کے لئے ایک اہم قدم اور پیشرفت سے تعبیر کیا۔ ابتداء میں ڈاکٹر محمد ظفر الدین صدر شعبہ ترجمہ نے ڈاکٹر عابدی کا تعارف پیش کیا اور خیر مقدمی تقریر کی جبکہ لیکچرر اصلاحی تعلیم ڈاکٹر نکہت جہاں نے جلسے کی نظامت کی۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد انچارج شعبہ تعلقات عامہ نے شکریہ ادا کیا۔ لیکچر کے بعد شریک طلباء و اساتذہ نے سوالات بھی کئے۔ ڈاکٹر عابدی نے اطمینان بخش جوابات دیئے۔ اس توسیعی لیکچر میں یونیورسٹی کے تدریسی و غیر تدریسی شعبوں کے اراکین، طلباء، اسکالرس اور محبان اردو کی کثیر تعداد شریک تھی۔

ریاستی

28-دسمبر-2006ء

بچوں اور نوجوانوں میں اردو کی محبت پیدا کرنے پیش قدمی ناگزیر

"اردو کی نئی بستیاں" کے زیر عنوان ڈاکٹر تقی عابدی کا توسیعی لکچر

حیدرآباد۔ 27 دسمبر (فیاکس) سماجی تبدیلیوں اور عصری تقاضوں کے مطابق زبان و ادب کو بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اردو زبان جتنی نرمی، لچک اور نمی کی حامل ہے وہ اردو والوں میں نہیں پائی جاتی اور جب تک مٹی نم نہیں ہوگی وہ زرخیز نہیں بن سکتی۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر تقی عابدی نے آج یہاں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "اردو کی نئی بستیاں" پر اپنے توسیعی لکچر کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج 'نئی بستیوں' میں اردو کو زندہ رکھنا بہت بڑا سوال بن گیا ہے۔ کیونکہ جس زبان کے بغیر زندگی کی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہوں، جس زبان کے اختیار نہ کرنے سے کسی طرح کی رکاوٹ پیش نہیں آتی ہو اس زبان میں دلچسپی کیسے پیدا کی جائے؟ ڈاکٹر عابدی نے خود بھی کئی تجاویز پیش کیں اور محبان اردو کو دعوت دی کہ وہ آگے آئیں اور اس سمت پیش قدمی کریں۔ بچوں اور نوجوان نسل میں اردو کی محبت پیدا کریں۔ اس زبان کے ساتھ ایک تہذیب کے طور پر سلوک کریں۔ انہوں نے کہا کہ نئی بستیوں میں اردو کے مستقبل کے تعلق سے کسی دانشور نے اب سے قریب بیس سال قبل پیشن گوئی کی تھی کہ آنے والے پچاس برسوں میں اردو کی جڑیں سوکھ جائیں گی۔ گرچہ وہ بات صحیح ثابت نہ ہو سکی تاہم اگر ہم نے اردو کی جانب خصوصی توجہ نہ دی تو اس دانشور کی بات صحیح ثابت ہو جانے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مغربی ممالک میں مشاعرے اردو کی مقبولیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں مگر وہاں ادبی ذوق کے بجائے ہوٹنگ کا غلبہ ہوتا ہے اور مشاعرے آمدنی کے ذرائع بنتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو کی تبلیغ کے دیگر ذرائع فلمیں، اردو اخبارات و رسائل کی اشاعت، اردو ریڈیو، ٹی وی میلاد کے جلسے، جمعہ کے خطبے اور مجالس عزاء وغیرہ ہیں۔ جو اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج اور اسے زندہ رکھنے میں بہت اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنی باری کھیل چکے اب نوجوان نسل ہی کے شانوں پر اردو کے تحفظ و بقاء کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان نے اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر عابدی کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اردو کی مضبوطی اور شاندار مستقبل کا راز پرائمری سطح کی تعلیم میں پنہاں ہے۔ اگر پرائمری سطح پر معیاری تعلیم ہوگی تو خود بخود آگے چل کر اردو کا ماحول بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو کو انفارمیشن ٹکنالوجی سے جوڑتے ہوئے تمام عصری علوم کی اردو زبان میں فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ پروفیسر پٹھان نے اس خصوص میں اردو یونیورسٹی میں نئے قائم کردہ سنٹر فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس کو پرائمری اساتذہ کی تربیت کے لئے ایک اہم قدم اور پیشرفت سے تعبیر کیا۔ ابتداء میں ڈاکٹر محمد ظفر الدین صدر شعبہ ترجمہ نے ڈاکٹر عابدی کا تعارف پیش کیا اور خیر مقدمی تقریر کی۔ ڈاکٹر نکہت جہاں نے جلسے کی نظامت کی۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد انچارج شعبہ تعلقات عامہ نے شکریہ ادا کیا۔

مولانا آزاد اردو یونیورسٹی میں آج بین قومی سمینار

ڈاکٹر سی نارائن ریڈی، ڈاکٹر سید تقی عابدی، پروفیسر مغنی تبسم اور پروفیسر قمر رئیس شرکت کریں گے

حیدرآباد۔ 26 دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام مرزا اسد اللہ خاں غالب کے یوم ولادت کے سلسلے میں بروز چہارشنبہ 27 دسمبر 2006ء کو 11 بجے دن ایک روزہ بین قومی سمینار کا گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر سی نارائن ریڈی کے افتتاحی کلمات سے آغاز عمل میں آئے گا۔ کنوینر و انچارج شعبہ تعلقات عامہ ڈاکٹر شجاعت علی راشد کے بموجب وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان اس اجلاس کی صدارت کریں گے اور ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینیڈا کی تالیف "غالب دیوان نعت و منقبت" کی رسم اجرا انجام دیں گے۔ اس موقع پر "غالب کی پرچھائیاں" منظر دستاویزی فلم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سمینار کے دیگر دو اجلاسوں کے پروگراموں میں جزوی تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر مغنی تبسم سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی و معتمد ادارہ ادبیات اردو اور دوسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر قمر رئیس نائب صدر نشین دہلی اردو اکیڈیمی کریں گے۔ "مرزا غالب ایم سی اے" جناب غالب خوندمیری کی فلم کے علاوہ سمینار کے پہلے اجلاس میں ڈاکٹر مسرت جہاں لیکچرر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈاکٹر فاطمہ پروین ریڈر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ، ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ صدر شعبہ تعلیم نسواں، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) اور پروفیسر قمر رئیس، غالب کے فن اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر مقالے پیش کریں گے۔

اس بین قومی سمینار کے دوسرے اجلاس میں ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی لیکچرر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، پروفیسر مظفر شہ میری ریڈر شعبہ اردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، ڈاکٹر محبت جہاں لیکچرر تعلیمات فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، پروفیسر ایس اے وہاب قیصر کنٹرولر امتحانات مولانا آزاد اردو یونیورسٹی اور جناب مظفر عباد مقالے پیش کریں گے۔

ڈاکٹر شجاعت علی راشد، کنوینر و انچارج شعبہ تعلقات عامہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈاکٹر محمد ظفر الدین صدر شعبہ ترجمہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈاکٹر نجم السحر ریڈر شعبہ تعلیم و تربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ان اجلاسوں کے ناظم ہوں گے۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد، کنوینر سمینار و انچارج شعبہ تعلقات عامہ نے تمام محبین اور اردو داں حضرات سے اس بین قومی سمینار میں شرکت کی پرخلوص خواہش کی ہے۔

سیاست

27/12/06

اردو یونیورسٹی میں آج "غالب شاعر زیست" پر قومی سمینار

ڈاکٹر نارائن ریڈی، ڈاکٹر سید تقی عابدی، پروفیسر مغنی تبسم اور پروفیسر قمر رئیس کی شرکت

حیدرآباد۔ 26 دسمبر (راست) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام مرزا اسد اللہ خان غالب کے یوم ولادت کے سلسلے میں 27 دسمبر 2006ء کو 11 بجے دن ایک روزہ قومی سمینار کا [illegible] پدم بھوشن ڈاکٹر سی نارائن ریڈی کے افتتاحی خطاب سے آغاز عمل میں آئیگا۔ کنوینر و انچارج شعبہ تعلقات عامہ ڈاکٹر شجاعت علی راشد کے بموجب وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان اس اجلاس کی صدارت کریں گے اور ڈاکٹر سید تقی عابدی کینیڈا کی تالیف "غالب [illegible]" کی رسم اجراء انجام دیں گے۔ اس موقع پر "غالب کی پرچھائیاں" [illegible] کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سمینار کے دیگر دو اجلاسوں کے پروگراموں میں جزوی تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر مغنی تبسم سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی و معتمد ادارہ ادبیات اردو اور دوسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر قمر رئیس سابق صدر [illegible] دہلی اردو اکیڈمی کریں گے۔ "مرزا غالب ایم بی اے" جناب غالب [illegible] کی نظم کے علاوہ سمینار کے پہلے اجلاس میں ڈاکٹر مسرت جہاں لکچرر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر فاطمہ پروین ریڈر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ صدر شعبہ تعلیم نسواں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) اور پروفیسر قمر رئیس غالب کے فن اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر مقالے پیش کریں گے۔ اس قومی سمینار کے دوسرے اجلاس میں ڈاکٹر [illegible] شعبہ اردو [illegible] یونیورسٹی پروفیسر [illegible] شعبہ اردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی ڈاکٹر [illegible] اردو یونیورسٹی اور جناب [illegible] مقالے پیش کریں گے۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد ڈاکٹر محمد ظفرالدین صدر شعبہ ترجمہ اردو یونیورسٹی [illegible] شعبہ تعلیم و تربیت اردو یونیورسٹی ان اجلاسوں کے ناظم ہوں گے۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد نے تمام محبان اردو اور [illegible] سے اس قومی سمینار میں شرکت کی خواہش کی ہے۔ [illegible]

رہنمائے دکن

27/12/06

رہنمائے دکن ۔ 23/12/06

مقامی خبریں.......

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "غالب شناس زیست" بین قومی سمینار

ڈاکٹر سی نارائن ریڈی، ڈاکٹر سید تقی عابدی اور پروفیسر سید مجاور حسین کی شرکت

حیدرآباد۔ 22 دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام مرزا اسد اللہ غالب کے یوم ولادت کے سلسلے میں 27 دسمبر کو گیارہ بجے دن ایک روزہ بین قومی سمینار کا گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر سی نارائن ریڈی کے افتتاحی کلمات سے آغاز عمل میں آئے گا کنوینر و انچارج شعبہ تعلقات عامہ ڈاکٹر شجاعت علی راشد کے بموجب وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان اس اجلاس کی صدارت کریں گے اور ڈاکٹر سید تقی عابدی "کینیڈا" غالب "دیوان نعت و منقبت" کی رسم اجراء انجام دیں گے۔ اس موقع پر "غالب کی پرچھائیاں" مختصر دستاویزی فلم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس سمینار کے دیگر دو اجلاسوں کی صدارت علی الترتیب پروفیسر سید مجاور حسین رضوی (الہ آباد) سابق صدر شعبہ اردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی اور پروفیسر قمر رئیس نائب صدر نشین دہلی اردو اکیڈیمی کریں گے۔ "مرزا غالب" ایم سی اے "جناب غالب خود [illegible]" کی نظم کے علاوہ سمینار کے پہلے اجلاس میں ڈاکٹر مسرت جہاں لیکچرر شعبہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر فاطمہ پروین ریڈر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ صدر شعبہ تعلیم نسواں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر تقی عابدی (کینیڈا) اور پروفیسر قمر رئیس غالب کے فن اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر مقالے پیش کریں گے۔ اس بین قومی سمینار کے دوسرے اجلاس میں ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی لیکچرر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پروفیسر مظفر شہ میری ریڈر شعبہ اردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی ڈاکٹر نکہت جہاں لیکچرر نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پروفیسر ایس اے مجیب قیصر کنٹرولر امتحانات مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور پروفیسر سید مجاور حسین رضوی مقالے پیش کریں گے۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد کنوینر و انچارج شعبہ تعلقات عامہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر محمد ظفر الدین صدر شعبہ ترجمہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر انجم النساء زیبا شعبہ تعلیم و تربیت مولانا آزاد اردو یونیورسٹی ان اجلاسوں کے ناظم ہوں گے۔ ڈاکٹر شجاعت علی راشد کنوینر سمینار و انچارج شعبہ تعلقات عامہ نے تمام محبین اور چاہنے والوں سے اس بین قومی سمینار میں شرکت کی پرخلوص خواہش کی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ڈاکٹر سید تقی عابدی، پروفیسر سید مجاور حسین رضوی اور پروفیسر قمر رئیس کا انجام حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی کے [illegible]

The Siasat Daily | SAT 30-12-2006

"مرثیے کی شعریات" عنوان پر ڈاکٹر تقی عابدی کا توسیعی لکچر

حیدرآباد ۔ 29/دسمبر (پریس نوٹ) اردو میں صنف مرثیہ کو فارسی کے وسیلے سے ترقی حاصل ہوئی ۔ اس خیال کا اظہار ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے کانفرنس ہال میں "مرثیے کی شعریات" پر اپنے توسیعی لکچر کے دوران کیا ۔ [illegible]

[illegible]